UNIVERSAL LIBRARY
OU_226572
UNIVERSAL LIBRARY

TEXT FLY WITHIN
THE BOOK ONLY

گلشن شہرت

معروف بہ

آئینہ مسمیرزم

اس کتاب کو مجھ ہیچمدان حکیم خواجۂ اسد علی خاں ابن خواجہ محمد علی خان صاحب مرحوم نے ایک عرصہ کی محنت اور بہت سے تجربوں کے بعد بفرمایش مشفقی مکرمی جناب رای بھولی پرشاد صاحب رئیس دہلی تیار کر کے اس کتاب کو دو حصوں پر منقسم کیا۔ پہلے حصہ کا نام گلشن شہرت رکھا جسمیں مسمیرزم کے اصل حالات مع تصاویر درج ہیں اور دوسرے حصہ کا نام آئینہ فرامشن ہے جس میں کل حالات فرامشن کے صحیح صحیح درج ہیں جس کے حالات تصاویر اور اصل کتاب کے دیکھنے سے واضح ہونگے

بفرمایش مالک مطبع

مطبع رای بھوانی پرشاد میں بمقام دہلی باہتمام کارپردازان مطبع طبع ہوا

{رسالہ ہذا کے جملہ حقوق بحق مالک مطبع بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں + سنہ ۱۸۹۰ء}

قیمت مع محصول ایک روپیہ

تعداد طبع ۶۰۰

تنقیح ۱۲۶
حصہ اول ۸۵۰۵
Checked 1963
Checked 1952

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقدہ کشائے مشکلات عظیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد کہ مجھ زبان ژولیدہ بیان خاکسار سراپا انکسار اُمیدوار رحمت پروردگار خوشہ چین خرمن اطبا حکیم خواجہ اسد علی ابن خواجہ محمد علیخاں صاحب مرحوم متوطن قدیم شہر شاہجہاں آباد حال وارد جیپور خدمت میں شائقین علم توجہ ور ناظرین تاثیر الالفاظ کی عرض رسا ہے کہ اس کمترین کو بعد تحصیل علم ضروری یہ شوق دامنگیر ہوا۔ کہ علم طب شریف ہے اور نیز پیشۂ شرفاء قدیم ہے۔ اور مصداق حدیث شریف ہے کہ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اُسکی تحصیل میں جسقدر کوشش کیجائے بہتر ہے چنانچہ کمترین بتقاضائے شوق علم طب بعہد معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ دہلی سنہ ۱۲۵ ہجری میں بمقام قصبۂ جھجر بخدمت سراپا افادت فلاطون زمان وحید عصر بقراط دوران حکیم نصر اللہ خاں صاحب کے پہنچکر بہرہ یاب علم حکمت کا ہوا۔ اور ایک عرصہ تک شرف ملازمت سے مستفید رہا۔ بعد ازاں سنہ ۱۲۹۵ ہجری میں شیخ نصیر الدین صاحب ناظم قصبۂ ہنڈون نے معالجہ کے بلایا۔

تصویر ملاقات قاضی اکرام الدین صاحب اور مصنف

جب قاضی اکرام الدین صاحب سے شرف دیدار حاصل ہوا تو انکو اس علم توجہ میں جسکو انگریزی میں مسمریزم کہتے ہیں نہایت کامل پایا۔ حسب استدعا اس عاصی کے اپنی نظر توجہ سے اس خاکسار کو بھی فیضیاب کیا۔ اور اس فن کے تمام دقایق سے کماحقہ آگاہ کیا۔ اور چند کتابیں اس فن کی عنایت فرمائیں۔ سحر الحلال کا خلاصہ ایک حکیم صاحب نے شہر لکھنؤ میں لکھکر نام اسکا تاثیر الانظار مشتہر کیا ہے۔ اور قرار واقعی عامل اور معمول کے جھگڑوں سے لکھکر کتاب کو بھر دیا ہے۔ حالانکہ گزوٹ صاحب کی پیشین گوئیاں بھی بطور قصہ کے بیان کیں ہیں۔ اس خاکسار کو انکی تجربہ کاری پر تعجب یہ آتا ہے کہ خود عامل ومعمول کا قصہ نہایت طولانی سے لکھتے ہیں۔ اور گزوٹ صاحب وغیرہ کی پیشین گوئی کا حال بھی بیان فرماتے ہیں۔ اور اپنے تجربہ کا کوئی حال رقم نہیں کرتے۔ اور یہ بھی نہیں لکھتے کہ صاحب موصوف کا کوئی معمول تھا یا وہ کسی کے معمول تھے۔ اور فقیر بھی اس عمل مسمریزم کے شوق میں شہر در شہر پھرا۔ اور بہت سی

اوقات بسر کی لیکن کوئی مثل قاضی صاحب موصوف کے نہیں پایا۔ چونکہ شہر پیرس
دار السلطنت فرانس میں ایک میرے دوست تھے انہوں نے مجکو لکھا کہ یہاں
بڑے اچھے اچھے ذی کمال اس فن کے ہیں پھر تو اس عاصی نے جو جو قاعدے
دریافت کرنے تھے خطوں کے ذریعہ سے دریافت کئے تو موافق تعلیم و تحریر استاد
کے سب درست پائے۔ لیکن یہاں پر جو دیکھا گیا تو بہت لوگ محض بے اصول
اسپر عمل کرتے ہیں۔ اور وجہ لطائف سے محروم ہیں پس بنظر فوائد عام و نیز حسب استدعا
چند احباب کے اس خاکسار نے اسکے اصول کو مطابق تحقیقات حکمائے سابق و حکمائے
فرانس اور کتب معتبرہ متقدمین اور تعلیم استاد کے مرتب کرکے دو حصوں پر منقسم
کیا۔ اور نام حصہ اول کا **گلشن شہرت** معروف بہ آئینہ مسمریزم اور حصہ دوم کا
آئینہ فرامشن رکھکر اس کتاب کو بس ترکیب اور بعد تجربے پر ختم کیا۔
اب امید ارباب بصیرت سے یہ ہے کہ اگر کہیں جا سہو و خطا دیکھیں دامن عفو سے
چھپائیں **شعر** مرا بہمت زبینندگان عالیشان + کہ ستر عیب درین نگاہ شان +
اب جاننا چاہئے کہ اس علم میں بہت لوگوں نے تحقیقات کی ہے اور اسکی
خاص تاریخ بھی لکھے ہیں اور بامراد ہوئے ہیں لیکن جن لوگوں کو اس سے مذاق
نہیں ہے اور فہم عالی کو ترقی نہیں دیتے انہوں نے اکثر اعتراضات بھی کئے
ہیں کہ وہ بالکل بے اصل اور لوچ ہیں لیکن واقفان اسرار معانی اور کاملین حقایق
نکتہ دانی اس فن نے اپنی اپنی کتابوں میں بہت شدومد کے ساتھ جواب
شافی و کافی دیے ہیں کہ جسکی اعادہ کی ضرورت نہیں لیکن جن لوگوں نے مقناطیس
حیوانی کی تاثیرات کا مشاہدہ کیا ہے انکے نزدیک اس کا حال آفتاب نصف النہار
سے زیادہ روشن ہے۔ قیاس اور دلیل سے نتیجہ اسکا حاصل نہیں ہوتا جو شخص
مطابق قواعد اور طریق عمل کے عمل میں لائیگا تاثیرات اور حالات اسکے برای العین

معائنہ کریگا - چونکہ اس علم کی بحث بہت وسیع اور اسکی فروع بہت کثیر اور مختلف ہیں عقلمندوں اور دانشمندوں کی طبیعت میں راست بات کے تحقیق کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے خصوصاً ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہے بلا تامل اور خوض کے قبول نہیں کرتے چنانچہ ہر علم کی بحث میں یہ بات بہت ضروری ہے کہ محققین تہ دل سے امر راست اور حق کی تحقیق میں کوشش کریں اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات ہر علم میں مسلم پائے جاتے ہیں تسلیم کریں اسواسطے کہ موضوع ہر علم کا اس علم میں مسلم ہوتا ہے اگر یہ بات معلوم نہیں ہے تو بحث علمی میں دخل دینا لاحاصل ہے - اور بعض اطبا ایسے ہوتے ہیں کہ اگرچہ شہادت قابل قبول کرنے کے واقع ہو لیکن وہ ایسی باتیں جو درحقیقت صحیح نہیں رد کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں لغو اور ناممکن اور قابل اعتقاد نہیں ہیں یا وجہ ثبوت اُنکا نہیں معلوم ہوتا کہ یہ امر کیوں واقع ہوئے ہیں یا جو خیالات کسی علم سے اُنکے ذہن نشین ہوئے ہیں تاثیرات اُنکی ضد معلوم ہوتی ہیں یا جو باتیں ہم کو اپنے مذہب کی روسے مسلم معلوم ہوتی ہیں اُنکے نتایج اُنسے تباین کلی رکھتے ہیں اور سراسر خلاف ہیں - لیکن حال یہ ہے - کہ جوں جوں زمانہ گزر جاتا ہے انسان کے نہایت سخت تعصبات اور تعجبات خصوصاً اُن امور کی نسبت کہ دراصل صحیح ہیں - رفتہ رفتہ زائل ہوتی جاتی ہیں اور جسقدر زیادہ واقع ہوتی جائیں گی رفع اشتباہ اور موجب یقین وجود اُن آثار کا متصور ہوتا جائیگا - چنانچہ جیسے پہلے ریل اور تار اور چھاپہ کو رواج نہیں ہوا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ پہلے ایسی چیزیں طبیبوں نے تجویز کی تھیں مگر بادشاہوں نے منظور نہیں کیں - تو اس پر کہتے تھے کہ غلط اور دروغ ہے ایسا نہیں ہوتا عقل سے باہر ہے - اب جو سرکار انگریزی نے رواج دیا اور کام لینا شروع کیا بعد اسکے آثار نمایاں ہوئے تو سب کو تسلیم کرنا پڑا - پس ایسا ہی حال اُن لوگوں کا ہوگا جو توجہ

مقناطیس حیوانی کے باب میں بحث کرتے ہیں جسقدر زمانہ گزرتا جائیگا لوگوں کو اُن باتوں کی صحت کا یقین آتا جائیگا - اور جناب خواجہ میر درد صاحب نے خوب فرمایا ہے - رباعی آیا جو وجود میں سو معدوم ہوا - بے کہی بحث جو کچھ مفہوم ہوا + سمجھے اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس - معلوم ہوا کہ کچھ نہ معلوم ہوا +
اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ معمول مکار ہوتے ہیں اور کسی طمع اور لالچ سے اثر نمایاں کر لیتے ہیں اور دیکھنے والوں کی سمجھ میں مکر اُنکا نہیں آتا ہے +

جواب

بہت سی حرکتیں ایسی ہیں کہ وہ مصنوعی نہیں ہو سکتی ہیں مثلاً دست و پا کا سرد ہو جانا اور نبض کا تیز چلنا اور حالت تیزی میں رفتار کا کم ہو جانا اور پتلی کا قائم ہو جانا - انداز چہرہ کا نورانی ہو جانا +

سوال

یہ بچوں اور ڈرپوک عورتوں کو جیسا سکھا دیتے ہیں ویسا ہی وہ کہتے ہیں +

جواب

بھلا یہ بات سکھانے سے کیونکر ہو سکتی ہے کہ نابینا رنگ کپڑے کا بتا دے اور بے علم کا عربی اور فارسی اور انگریزی میں جواب دینا اور لکنت زبان کی جاتی رہی دوسرے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو لوگ جملہ معاملات میں راستباز اور ایماندار سمجھے جاتے ہیں اُنکو فقط اِس معاملہ میں مکار سمجھنا کہ اس عمل کے آثار عجیب ہوتے ہیں خلاف انصاف ہے اگر ہم اُن آثاروں کی وجہ نہ سمجھیں یا اپنے ذہن میں اُنکا واقع ہونا ناممکن گزرانیں اور اسواسطے عاملان ایماندار کو مکار بنا دیں تو یہ امر بہت بیجا ہے لیکن اُن صاحبوں پر تہمت فریب کی لگانا جنکو ہم جانتے ہیں کہ اُنپر الزام نہیں لگ سکتا نہایت ناانصفی اور ظلم اور بداخلاقی میں داخل ہے +

جواب دیگر

جو زخم یا پھوڑا سر پر ہو توجہ کے زور سے پیٹ پر آسکتا ہے اور لکنت زبان کی جاسکتی ہے اور بخار جاڑے کا آئینہ میں اُتر سکتا ہے اور شیشہ میں رنگ معلوم ہوتا ہے اور بیمار صورت بتاتا ہے - یہ بات مصنوعی کیونکر ہوسکتی ہے - اور بیمار کیونکر کہتا ہے کہ بخار کی صورت ہاتھی یا دیو کی ہے ÷

جواب دیگر

حالت آنکھ کی متغیر ہونا اور غیر آواز کا سوائے عامل کی آواز کے سُنائی نہ دینا اور تکلیف کا بالکل چشم پر اثر نہونا اور انداز چہرہ کا نورانی ہونا اور علاوہ اسکے اور بہت سے اثر اس عمل کے ایسے ہیں کہ دیدہ و دانستہ کوئی بنا نہیں سکتا اور یہ بندہ ایسے اثر پیدا کر سکتا ہے اور صاحب اعتراضوں سے کرا سکتا ہے پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ عاملوں اور معمولوں سے پردۂ دغابازی کا گمان کیا جائے اور بعض آثار ایسے نمایاں ہوتے ہیں کہ نہ اُنکے نمایاں کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ اُنکے پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے کہ عامل اور معمول دونو اُسے دیکھکر حیران ہوتے ہیں

تصویر حیرانی بوقت تنہائی عامل و معمول

ہاتف غیب سے یکایک آئی یہ ندا - اس کو لکھدے کہ ہووے خلق خدا کو نفع -
فیض ہو جسکو دعا سے وہ کرے تجکو یاد - اور اُسکے صواب سے روح تیری ہووے
شاد - پھر بیٹھا ہاتھ میں لے دوات و قلم - دل نے کہا لکھ نہ ہو ایک حرف زائد
نہ ہو ایک کم + اور تجربہ سے جو تیرے گیا ہو گزر - بس لکھ کتاب میں تو اسکی خبر +
لہذا یہ مکتوبن بباعث تقریب شادی میر برکت علی ابن میر غلام جیلانی
صاحب مرحوم جو ہمشیرزادہ اس مکتوبن کا ہے ۱۳۰۶ھ ہجری میں دہلی میں آیا -
اور رلے بھوانی پرشاد صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اکثر
جناب کا ذکر سنا کرتے ہیں اور کبھی کبھی اخبار میں بھی نظر سے گزرتا ہے کہ آپکو
علم مقناطیسی میں بھی خوب دخل ہے اور کچھ تجربے بھی آپنے جمع کئے ہیں غرض
میری یہ عرض ہے کہ اگر آپ انکو عنایت فرمائیں تو میں اپنے مطبع میں چھپوا کر
شائع کروں - چونکہ آپ کے تجربے کئے ہوئے نہایت عمدہ ہیں اور بندہ کو اسکا
کمال شوق ہے یقین ہے کہ خلق خدا کو بہت نفع ہوگا اور آپکو اسکے عوض میں
خدا ثواب عظیم عنایت کریگا - زائد غرض بندہ کی یہ ہے کہ دیگر عاملان ماضی و
حال نے اپنی کتاب میں دوسروں کا ذکر کیا ہے اور اپنے تجربے کا حال نہیں لکھا
اور آپنے پہلے تجربہ کر لئے ہیں بعد میں لکھا ہے - دوسرے یہ کہ اخباروں
میں حال کے پیشین گویوں نے پیشین گوئیاں کرکے درج کرائی ہیں اور جنابنے
بذریعہ معمول منیر قمر کے جو جواب درج اخبار کرائے اُس سے تشفی دل ہر خاص و عام کی
ہوئی دیکھا تو راست گوئی منیر قمر کی لاکلام ہے میں نے کہا کہ یہ بندہ خاکسار سراپا انکسار
خوشہ چین عاملان سابق و حال سراپا جاہل مطلق کی در نعت ہجو فرماتے ہیں

جواب

جسکو خالق اکبر کچھ جوہر عطا فرماتا ہے وہ اپنے آپ کو یوں ہی چھپایا کرتا ہے آپکا

حال تو اظہر من الشمس ہے۔ روشنی روشنوں کی کب ہوتی ہے ماند۔ کہیں
خاک ڈالے سے چھپتا ہے چاند۔ دوسری عرض یہ ہے کہ میں کتاب مع تصویر
بر مکان نشست عامل و معمول ہر موقع پر کھنچوا کر چھاپوں کہ پہلے کسی نے یوں
نہیں چھاپی۔ تا یقین عمل کو اُستاد کی حاجت کم ہو۔ جب میں نے عرض کیا
کہ پرچہ پرچہ علیحدہ ہیں خدمت جناب میں پیش کرونگا۔ لالہ صاحب ممدوح نے
ایک کاتب نوعمر سبزہ آغاز نواب مرزا فرزند منشی **محمد عبد الغفور** مالک مطبع ستارۂ ہند
دہلی کہ کام کا کامل ہوش و عقل تا سالم واسطے صاف کرنے مسودے کے عنایت کیا کہ
جلد صاف کر کے لاؤ۔ اور محمد ابراہیم صاحب نقشہ نویس شہر عام کو واسطے
نقشہ اور تصویر کے دیکر کہا کہ ہر موقع کے موافق ہو۔ خوبصورت نکرنا کسی طور پر
خیال اُجرت اسمیں نہو۔ اگر دیکھے مانی تو کہے واہ واہ۔ دوچار مسودہ جو مرزا مذکور
نے صاف کیے۔ اور تجربے جو اُس کے قیاس سے باہر نظر آئے ضبط نہو سکا نوعمر
تھے کچھ دیکھا نہ تھا۔ ہم جلیسوں میں جا کر مذکور کیا۔ سب کو اشتیاق ملاقات کا
کمال ہوا +

تصویر آنا ملاقات کے واسطے دہلی میں اُن صاحبوں کا جن کے

ایک مولوی مرزا محمد بیگ کاپی نویس مطبع مجتبائی دہلی و حافظ مرزا محمد شفیع
اور عبدالرحمن صاحب اور محمد حسین صاحب نوعمر میانہ قد سر گول چہرہ
سڈول آنکھ رسیلی ناک ستواں۔ باریک لب۔ گورا رنگ اُس میں سُرخی کی چمک سبزہ
آغاز۔ پُرا ز ناز مزاج میں جوانی کی حرارت بشکل انسان۔ خوبصورت عمل کے
قابل ایسے جلد مزاج مع شیرینی کے تشریف لائے۔ اس عاصی نے چند در چند
عذر کئے مگر اُنکے خیال میں کب آتا تھا کہ شام تک شیرینی دھری رہی جب
دل میں آیا یہ خیال کہ اس نازنین پر نزاکت ہے کمال۔ نزاکت کا اُس نازنیں
کی کروں کیا بیاں۔ کہ قاصر ہے اس جا قلم کی زباں۔ یہی خوبصورت شکل
انسان۔ جب ہوگا نور حق تو ہوگا صورت غلمان۔ میرا دل کرنے لگیگا محبت
خوب عمل ہونے لگیگا خوبصورت۔ اگر کوئی کسی بات پر کریگا حجت۔ جواب دیگا
یہ اور تجھکو ملیگی فرصت۔ دوسرے عمل میں گئی اسکی زبان کی لکنت۔ تجربہ کا
تجربہ ہوا اور شہرت کی شہرت۔ تیسرے یہ کرتا ہے پیشۂ عطاری۔ خوب مریضوں
کا ہو کام اس سے جاری۔ اور معمولوں کو ہوتی تھی دقت بھاری۔ یہ خوب
جانتا ہے دوائیں ساری۔ نسخہ لکھوائیگا نہ ہرگز بھاری۔ جانتا ہے قیمت دواؤں
کی ساری۔ اُنکو نسخہ ہوگا اسکا ایسا کاری۔ ایک دن میں جاتی رہیگی بیمار کی
بیماری یہ رجوع کریگا خلقت ساری۔ کیونکہ خوب جانتا ہے دکانداری۔ جہان
میں یہ فیض رہیگا آپ کا جاری۔ شفا ہو مریض کو۔ صواب دے ہمکو جناب باری
یہ خیال کرکے فاتحہ دے شیرینی بٹوا کر محمد حسین کو حسب قاعدہ عمل پر بٹھایا۔ ہاتھ
میں ہاتھ لئے تو نرمی پائی اور دل سے دل کو دیکھا تو گرمی پائی۔ خدا کے نور کی
نہ اُٹھا سکا طاقت۔ ایک منٹ میں ہوگئی اُسکو غفلت۔ دو دفعہ اُٹھا اور ایک
منٹ میں گرا۔ اُن سے کہا یہ نازنیں ہے نازک مزاج۔ کل عمل خوب ہوگا اسکو

اٹھالو آج + چھوڑ دیا ہم کھڑے ہوئے اور عبدالرحمن کو بلایا اُسی وقت فی الحال نظر آیا
وہ خوبصورت صاحبِ جمال ۔ مثل ہلال ابروے خمدار ۔ نرگسی چشم ظالم خماردار
رخِ گلگلوں پر ہے سُرخی کی بہار ۔ سبزہ رنگ پر ہے خطِ سبزہ کا اُبھار ۔ بینی ستواں
اور بلند اور دندان الماس کی مانند ۔ سُرخی لب یاقوت سے دوچند ۔ غرض
ہر بات ہے اُسکی ہے دل پسند ۔ حرکتیں ہیں ساری اُسکی معشوقانہ ستم یہ ہے
ہر بات میں ظالم کا مسکرانہ سارا بدن گول ۔ قد میانہ ۔ غرض سارا انداز ہے معشوقانہ
بلا کر بٹھایا جو عمل پر خیال آیا یہ میرے دلپر ایک سے ایک زیادہ ہوگا دوچند ۔ ایک
پہاڑ ہیگا آسمان دوسرا لگا ئیگا پیوند ۔ اگر یہ تیار ہوئے دونو بشر لاجواب ہوجائینگے
قصہ مختصر ۔ ایک سے ایک زیادہ ہوگا انتخاب ۔ ایک رستم تو دوسرا افراسیاب
ایک چھری ہے تو دوسرا خنجر ۔ ایک کاٹے گلا تو دوسرا چیرے جگر ۔ ایک ہے شاہین
تو دوسرا ہے شیر ببر ۔ بچینگے کیونکر اور بچائینگے جان کیونکر ۔ ایک تقریر کرکے
کرتا ہے تسخیر دوسرا اچھالتا ہے دکھا زلف کی زنجیر ۔ ایک ہیگا شیر تو دوسرا اژدر
ملکے گھس جائینگے یہ تہ کے اندر ۔ ایک کریگا بدہضمی دیگا دوسرا نکال حال شکم
دونو بتادینگے فی الحال ۔ اگر تیار ہوئے یہ دونو بشر ۔ لاجواب ہوجائینگے قصہ مختصر
روبرو دوزانو بٹھا کر نظر سے نظر ملا کر عمل کرنا شروع کیا ۔ چار منٹ میں عمل نے
ظہور کیا ۔ گرا زمین پر چار منٹ میں اُٹھایا پھر عمل کیا تو موافق سابق کے گرا ۔ اور
نورِ حق چہرہ پر نمودار ہوا تو ایک نے کیا یہ بیان ۔ پری ہے یا صورتِ انسان ۔ دوسرے
نے کہا حور ہے یا غلمان ہے ۔ نورِ حق کا یہ تو عبدالرحمن ہے ۔ اُسکو بھی کل پر
چھوڑ دیا ۔ دوسرے روز طلب کی تو ہوا انکاری ۔ شدت گرمی کی ہے مجکو بھاری
گیں دوائیں بندہ نے بہت سی ساری ۔ پر نہ گئی دل سے گرمی نظر تمہاری ۔ درد سر
ہے اور بدن ہے بھاری ۔ سستی کے سبب ہو نہیں سکتی دکانداری ؛

جواب

بھلا سوچو تو دو نوالے زیادہ کھانے سے سستی بدن اور گرمی ہوتی ہے۔ یہ تو نور حق کا ظہور ہے۔ اگر گرمی ہو تو کیا مضائقہ ہے +

دوسرے اگر کوئی عمل پڑھتا ہے تو موکل چھڑانے کے واسطے کیا کیا حیران کرتے ہیں گھبراؤ مت دل کو قیام دو۔ چار دن میں عادی ہو جاؤ گے۔ مگر نہ مانا تو معلوم ہوا کہ وقت عمل کے دل تمہارا گوشہ مشرق میں تھا۔ اور اب گوشہ شرق اور جنوب میں ہے۔ اب میں حال دل کا اور تصویر دل اور ہر دو معمول زود اثر کی لکھتا ہوں

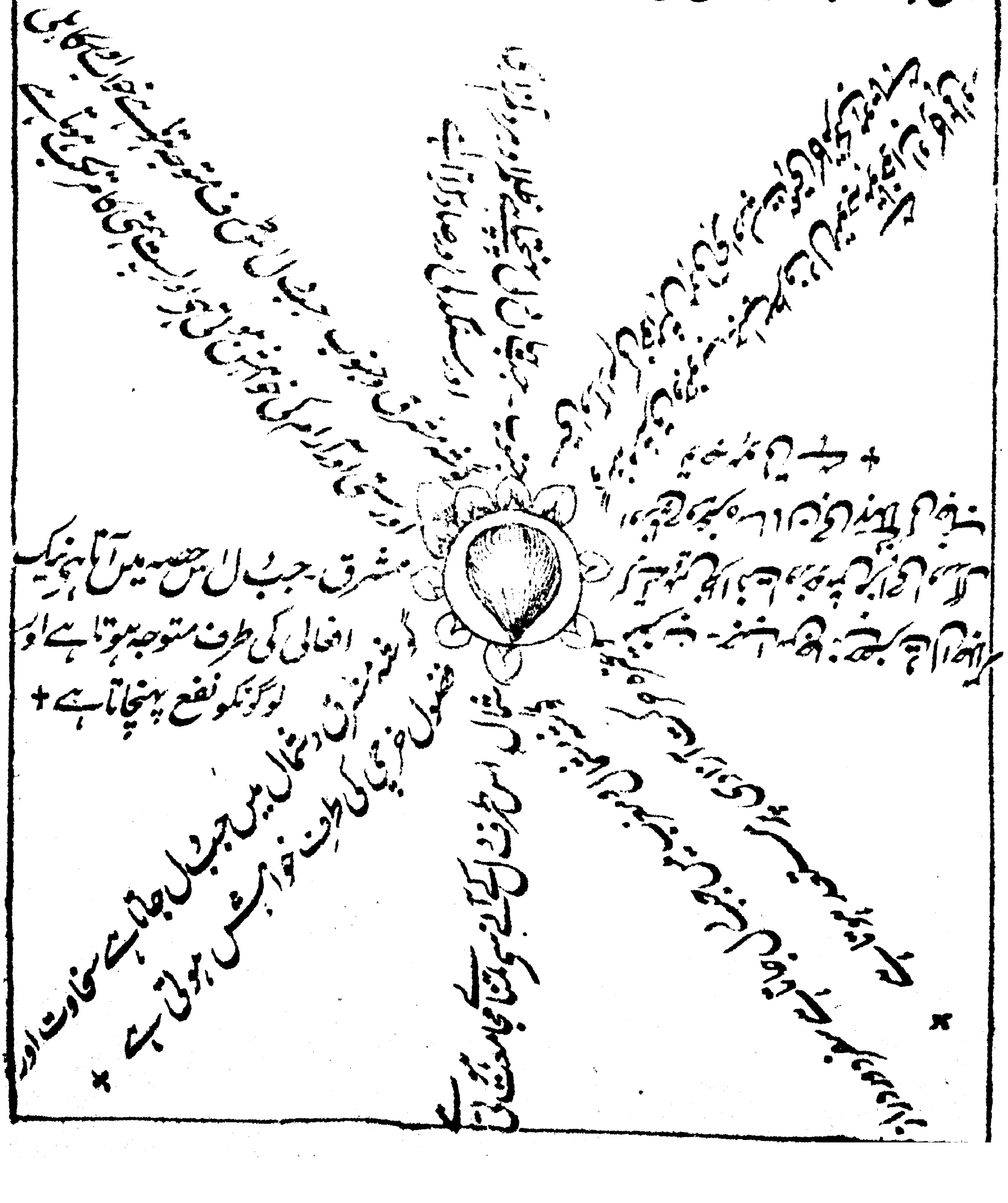

تصویر معمول زود اثر کی

اب حال مکان عمل کا لکھتا ہوں

شرطین مکان کے واسطے یہ ہین

جس مکان میں عمل کریں اُس میں کسی طرح کی آواز نہ آئی - بلکہ کھٹکا بھی نہو - اور اندھیرا ہو
اور سورج کی چمک بھی نہو - اور عامل معمول کے پاس کپڑا بھی کلف دار نہو کیونکہ
اُس سے خیال پراگندہ ہوگا - اثر میں فرق آئیگا - اور مکان خوشبو سے معطر
ہونا چاہیئے - اور مکان ہوادار ہو اور معمول کے بٹھالنے کا رُخ قطب کی جانب ہو
کہ سر قطبین سے ملالے - اور قطب نما سے دیکھ لیں - اور کوئی ہوا کا آلہ بھی
ضرور ہے مگر روشن نہو - اور میری عقل ناقص میں جیسا مکان لازم ہے ویسا
اجمیر شریف میں انا ساگر متصل چلہ خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے اور زیر
چلہ سالار غازی صاحب کے فدوی نے بنوایا ہے اور دو حوض اسواسطے بنوائے
کہ معمول کو بہت گرمی ہوتی ہے نہا کر بٹھاویں - اور دوسرا واسطے پانی بہنے کے
کہ وہ ابھی ناتمام ہے اور حقیقت میں جو معمول اُسمیں بٹھایا تو اثر بہت جلد ہوا
اور جو صاحب اِس علم کا شوق کریں وہ دیکھیں کہ اُس مکان میں اثر بہت جلد ہی

ہوگا - واسطے آبادی مکان کے مہتمم محبوب علی شاہ کو مسلم کورکھدیا اور بعد اس
بندہ کے فقیر مذکور کے بطمع نفسانی لوگوں سے بیان کیا کہ مکان میں اور بنواتا
ہوں اور یہ بھی میں نے بنوایا ہے - کچھ خرچ کی ضرورت ہے عنایت کرو - اور
عورتوں کو فریب یکر خوب روپیہ تحصیل کیا - قضا کار کوئی صاحب کہ جنہوں نے
نے واسطے مکان کے روپیہ دیے تھے وہاں پر جا نکلے - اور پیشانی مکان پر
یہ کندہ کیا ہوا دیکھا برائے جلسہ و توجہ معمول خواجہ حکیم اسد علی صاحب
سنہ ۱۳۰۲ ہجری میں تیار کروایا - جب صاحب مذکور نے کہا کہ روپے تو نے
ہم سے لئے اور یہ مکان خواجہ حکیم اسد علی صاحب نے بنوایا ہے تو روپیہ
فریب سے کھا گیا تو شرمندہ ہوا کچھ نہ بن آیا تو جی میں خیال کیا کہ دوسرا بھی یوں
ہی لعنت ملامت کریگا اس کندہ کو توڑ ڈالو کہ یہ نام و نشان جاتا رہے +
کوتہ اندیش یہ نہ سمجھا کہ ہزارہا آدمیوں کو اسکے دیکھنے سے فیض ہوگا - اور
ترکیب دیکھینگے اور کرینگے تو علم کو ترقی ہوگی - اور بے کتبے مکان کیونکر معلوم
ہوگا کہ کسو اسطے یہ مکان مرتب ہوا تھا - توڑ ڈالا - اسواسطے تصویر مکان
ضرور ہوئی لازم پڑی کہ شوقین تلاش کرکے اس مکان کو دیکھ لینگے +

تصویر مکان توجہ

اور حال میز یعنی تپائی کا اور میز جو دل کا حال ہر شخص کا لکھتی ہے اور جو معمول کے ہاتھ پر رکھکر دریافت کیا جاتا ہے - اور ہاتھ میں دو گڑیاں لیکر عمل ہوتا ہے ترکیب بنانے اور کرنے کی حصہ دوم میں لکھونگا کہ میرے تجربے سے جو گزرا ہے اُسکا حال لکھنا لازم ہے - اور کرسٹل کا بیان اُستادان سابق نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے لیکن عاصی کو نہ کرسٹل دستیاب ہوا اور نہ تجربہ ہوا - اِسواسطے اُسکا بیان نہیں لکھا لیکن جستجو میں ہوں اگر حاصل ہو گیا تو انشاء اللہ حصہ سوم میں ضرور لکھونگا +

طریقہ نشست عامل و معمول

شایقین کو وقت کی اور تلاش نہو کیونکہ یہ قاعدے نشست کے لئے ہیں اور اُستادان سابق نے بھی لکھے ہیں - اور یہ کئی قسم کی ہے - جیسا جسے نشست سے تجربہ ہوا ہے بیان کریگا +

تصویر نشست عامل و معمول کی

اور حال آئینہ حیرت کا جو عاصی نے ترتیب دیکر تیار کیا ہے کہ جس میں بخار جاڑے کا اُترتا ہے اور بیمار کو شکل بخار کی آئینہ مذکور میں نظر آتی ہے +

تصویر آئینہ حیرت

ترکیب بنانے آئینہ حیرت کی شایقین کے واسطے لکھتا ہوں وہ یہ ہے۔ سات
دھات بوزن چودہ تولہ لیکر چرخ دلواکر ایک آئینہ چار گرہ لمبا اور تین گرہ چوڑا
زرگر سے تیار کراوے اور اگر دھات کم زیادہ ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے
مگر وزن کم نہو۔ اور صیقلی گر سے ایسا صاف کراوے کہ مُنہ خوب صاف نظر
آوے اور کوئیلے پیس کر خوب صاف کرے اور کسی چیز میں ذرا آنکھوں سے اُونچا
لٹکادے۔ اور اس طرح سے بخار اُتارے۔ اور مریض کا سر قطبین سے ملا کر بیٹھاوے
اور آمد بخار سے ایک گھنٹہ پہلے۔ اور آپ بھی مریضوں کے پیچھے بیٹھے۔ اور مریض
سے کہدے کہ اُسکی طرف دیکھتا رہے اور آنکھ شیشہ سے نہ پھیرے۔ اور دوزانو
بٹھادے۔ اور ہاتھ زانو پر رکھے کہ ہتیلی اُوپر رہے۔ اور تاوقت بخار کے آئینہ
سے نہ اُٹھاوے۔ اور عامل بھی اگر مریض کے پاس رہوے اور دیکھتا رہے
تو بہتر ہے۔ اگر عامل نہووے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اول روز میں کم ہو جائیگا مگر
تین روز تک بخار کے وقت آئینہ حیرت پر بٹھادے۔ اور جب بیمار کو ہٹادے۔ تو
آئینہ کو کوئیلے سے صاف کرلے ۔

تصویر آئینہ حیرت اور بیمار کی یہ ہے

شرط چہارم وقت عمل دن و شب صبح کو چھ بجے دوپہر کو چار بجے شب کو آٹھ
بجے بہتر ہے کہ کھانا ہضم ہو جاتا ہے - اس باعث سے اثر عمل جلد ہوتا ہے
اور بعض عاملوں نے شکم پر بھی لکھا ہے - کیونکہ شکم پر ہوتا ہے جب غنودگی
جلد ہوتی ہے اسمیں راے معمول کی ضرور ہے - اگر معمول شکم خالی پر بیان
کرے یا سیر شکم پر جس میں وہ زیادہ اور آسانی سے بتاوے بہتر ہے - اکثر
معمول شکم خالی کو اور بعض شکم سیر کو بتاتے ہیں جیسا وہ بیان کریں ویسا کرنا چاہیے
شرط معمول کو یہ ضروری ہے شرط اول لباس معطر - دوسرے پاک صاف تیسرے
رنج و غم یا بیماری بھی اسوقت نہو کہ یہ باتیں مضر ہیں عمل میں تامل ہوگا - لازم ہے
کہ اسوقت عمل پر بیٹھے کہ معمول کو گرمی زیادہ لگتی ہے اگر نہا کر بیٹھے تو بہتر ہے
مگر یہ کچھ قید کی بات نہیں ہے کہ یہ ضرور ہو - اب وہ لکھتا ہوں کہ جو شرطیں
عامل کو لازم ہیں - شرط اول پاک و صاف لباس خوشبودار رجوع طرف معمول
کر کے بیٹھے اور آستانہ ان سابق سے جو معمول خوبصورت اور نازک مزاج کے لئے
لکھا ہے اسکا بھی سبب یہ ہے کہ عامل کا دل طرف اسکے زیادہ رجوع کریگا +

شرط دوسری عامل اپنا مُنہ طرف قطب کے کیا کرے اور معمول کی پشت +
تیسرے نشست عامل چار انگشت اونچی اور معمول کی چار انگشت کی نیچی اور
دو زانو بیٹھا رہے - اور بہت قریب ہو مگر بدن سارا الگ رہے - دست چپ میں
پشت راست اور دست راست میں پشت چپ اور انگلیاں انگلیوں کے نیچے
برابر معمول اور انگلی سے انگوٹھے کے نیچے آہستہ آہستہ ہلائے اور دبائے اور آنکھ
آنکھ سے لڑی رہے تو اثر کسی پر چار منٹ میں ہو جاتا ہے اور کسیکو بیس منٹ
میں اور کسی پر اثر نہیں ہوتا تو عامل کو چاہئے کہ ہمت نہ ہارے جب ہوگا خوب کاری
ہوگا [illegible] عامل کے دیکھے اور معمول سے دریافت کر لیوے اگر کوئی آثار بیان کرے
یا اثر [illegible] تو خیر - اس نشست سے معمول کو عامل سے محبت
زیادہ ہوتی ہے [illegible] پیدا ہی محبت کرتا ہے +

تصویر نشست دوم استادان سابق

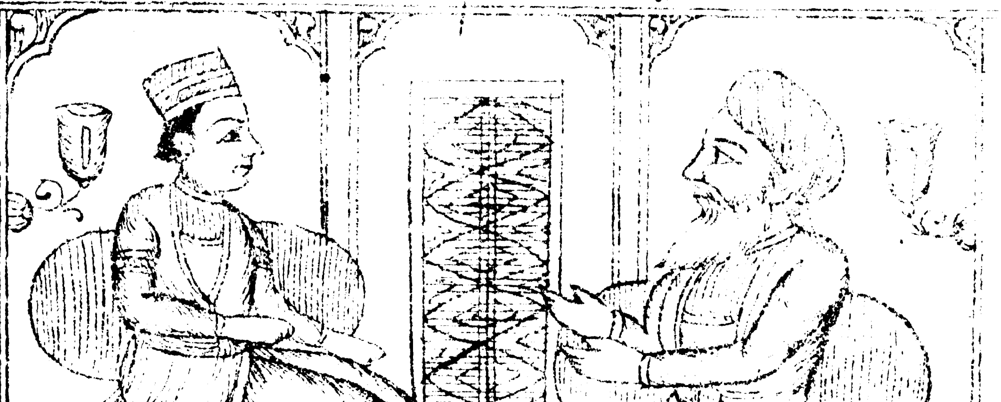

عامل دو زانو بیٹھے اور معمول پاؤں طرف عامل کے پھیلا کر بیٹھے - شرط بالا بھی
ضرور ہیں - اس ترکیب سے عمل کرے تو اثر بیس منٹ میں یا کم زیادہ ہوگا
اسمیں معمول کو آرام رہتا ہے اور عامل کو اوس سے کم ہوتا ہے +

تصویر نشست سوم استادان سابق

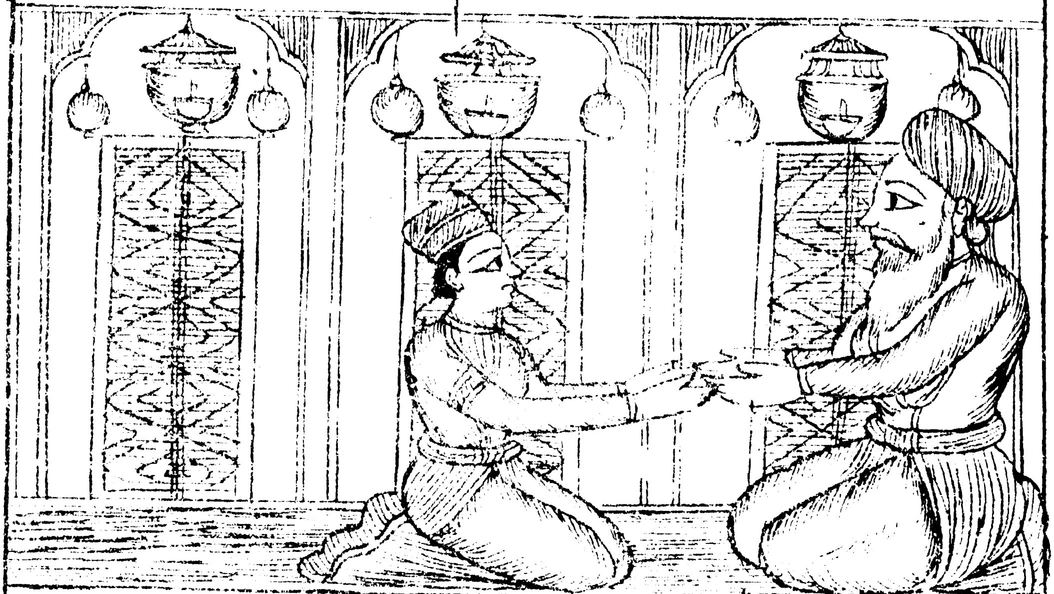

عامل و معمول دوزانو بیٹھیں اور دست راست دست راست میں اور دست چپ دست چپ میں۔ ترکیب اول کی طرح انگلیاں انگلیوں کے نیچے ہلاتا رہے بعضے معمول کو اس سے زیادہ اثر ہوتا ہے +

تصویر نشست چہارم استادان سابق

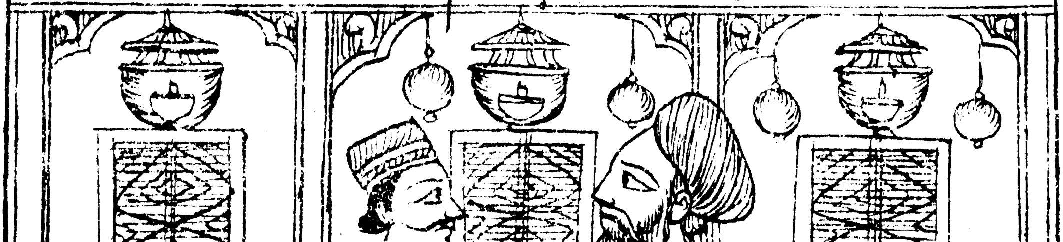

سبب امراض عامل و معمول دوزانو بیٹھیں اور عامل اپنے ہاتھ معمول کے چہرے سے نیچے تک اتارے مگر کہیں بدن سے نہ لگے۔ اور بعض استاد پہلو کی طرف سے

اُتارتے ہیں اور اسکا نام پاشی رکھا ہے مگر ایک پاشی ایک نشست میں کرنا چاہئے +

تصویر سلب امراض

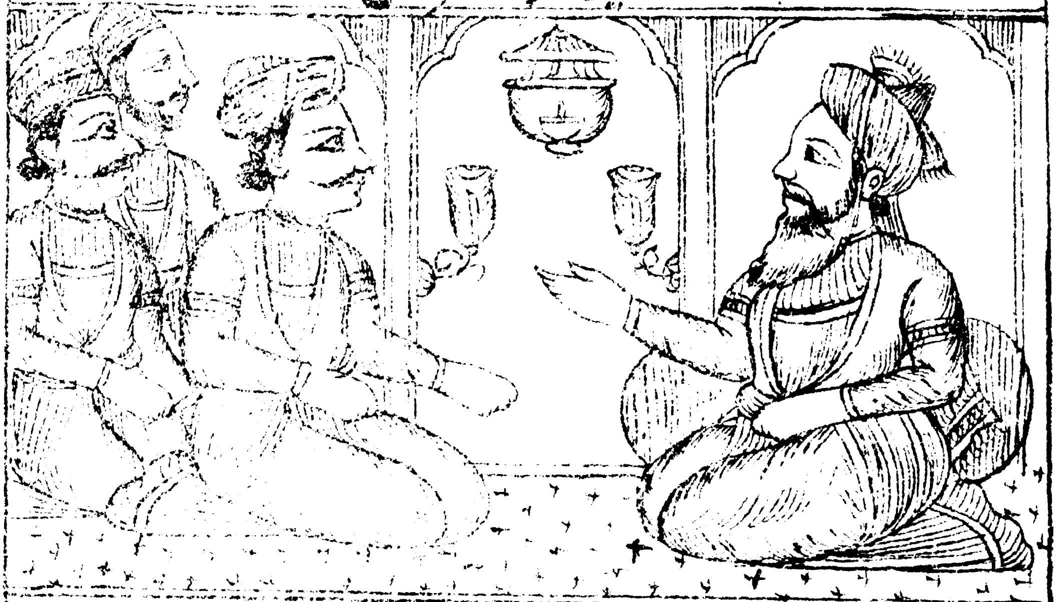

عامل کو لازم ہے کہ جتنے مریض ہوں سب کو ایک مکان میں [illegible]
اور پاشی کرے جب سر سے پاؤں تلک ہاتھ آویں تو عامل اپنے ہاتھ [illegible]
کیونکہ مریض کی بیماری کہیں عامل پر نہ اثر آوے [illegible]
جھڑ جاتی ہے اور ایک گھنٹہ پاشی کرکے بیماروں کو رخصت کرے [illegible]
کیا کرے ناغہ نکرے اور اگر کام ضروری ہو تو اپنے شاگرد سے [illegible] کرا دے
مگر وقت ناغہ نہو اور اگر وقت ناغہ ہوگا تو اثر میں فرق آویگا - اور ترکیب عمل کی
بہت ہیں - حصہ دوم میں خورشید علی اور حافظ عبد الحمید کا تجربہ ساتھ لکھونگا +

بیان تصوّر

اب تھوڑا سا حال تصور کا شائقین کے واسطے لکھتا ہوں اگر ابتدا سے انتہا تک
ملاحظہ کریں تو خوبی اِس عمل کی اور عظمت معلوم ہو جائیگی +
اب ملحوظ خاطر رہے کہ تصور میں بہت طاقت ہے اور اکثر تصور جب ایک شئے پر ہو تو وہ
تصدیق کو پہنچتا ہے چنانچہ عوام میں مشہور ہے کہ راکشش اور چڑیل اور بھوت

وغیرہ اکثر ستاتے ہیں - اور جب کوئی عامل بظاہر اُنکو گرفتار کرے تو وہ مریض اچھا ہو جاتا ہے اور یہ فقط اُسکے تصور کی تاثیر ہے کیونکہ یہ بات بعید القیاس ہے اور خلاف تجربہ ہے - اور اُستادان سابق نے بھی ایسا ہی لکھا ہے +

تصویر بھوت اور عامل کی جو تجربہ سے راقم کے آئی

ایکبار شب کے وقت نواح مرشد آباد میں اس فقیر نے یہ تصور کیا کہ اس جگہ بہت بڑا ایک آسیب ہے - اور وہ میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہے - فوراً ایک شبیہ خیالی میرے سامنے آئی اور میرا ہاتھ کھینچنے لگی - پھر خیال کیا کہ یہ تصور خیالی ہے - اسکی کچھ اصل نہیں فوراً غائب ہو گئی - اس سے ثابت ہوا کہ تصور میں بہت طاقت ہے اور نیز بہت سی دلیلیں اس پر شاہد ہیں لیکن فضول گوئی اپنا شیوہ نہیں جو چیز کہ تجربہ سے ظاہر ہوتی ہے اُس سے زیادہ لکھنا بیکار ہے + لیکن آگاہی شرط ہے اور ایسے فنون میں مشتغل رہنا ضرور ہے +

احوال تیسرا

یاد رکھنا چاہئے کہ اس عمل کے واسطے چند شرطیں ہیں - شرط اول یہ ہے کہ جو شخص اس عمل کو شروع کرے تو عمر اُسکی کم از کم پانزدہ سال اور زاید سی وپنج

سال سے نہو وجہ اسکی یہ ہے کہ چالیس برس کے بعد دماغ کو تنزول طاری ہوتا ہے
اور جب دماغ ضعیف ہو یا کوئی خرابی عاید ہو اُس حالت میں تکمیل ہونی اُسکی نہایت
مشکل ہے اور چند نسخہ قوت دماغ کے لیے استعمال کرنے ضرور ہیں لہذا چند نسخہ قوت
دماغ کے بنظر رفاہ عام حصہ دوم میں لکھے جاینگے +

تصویر معمول کی

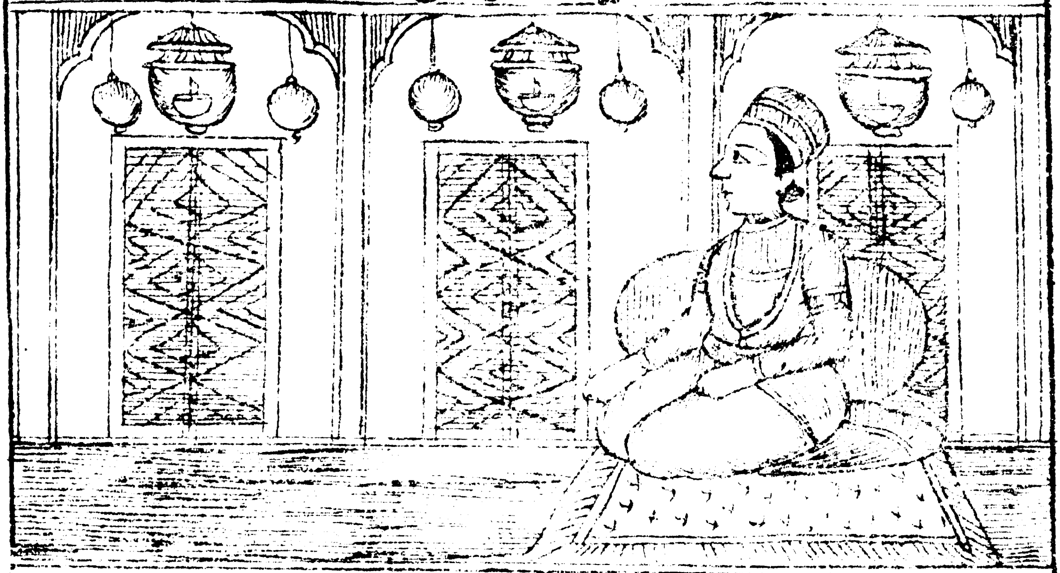

عامل کے لیے چند شرطیں ہیں - شرط اول یہ ہے کہ عامل کو کبھی مرض آتشک
اور نزلہ اور گنج لاحق نہوا ہو اور فالج اور سرسام اور سکتہ وغیرہ بھی نہوا ہو
اور شراب خوار بھی نہو + اسلیئے کہ ان سب امراض سے دماغ خراب
ہوجاتا ہے - اور ضرور ہے کہ وہ غذا لیے نفیس اور قوی استعمال کیا کرے
تاکہ دماغ کمزور ہونے نہ پاوے + راقم کو جن ترکیبوں سے تجربہ حاصل
ہوا ہے اُس کے موافق لکھتا ہے کیونکہ شنیدہ باتوں کا جب تک
تجربہ نہ کیا جائے قابل اعتبار ولایق اعتماد نہیں +

تصویر عامل کی

شرط دوم یہ کہ جو شخص مشتاق اس عمل کی کرے اسکو ضرور ہے کہ
ایسے افعال سے احتیاط کرے جس سے کہ دماغ کمزور ہوتا ہے مثلاً کثرت مباشرت
یا زیادتی فکر وغیرہ +
شرط سوم یہ کہ جس طرح پر اس کتاب میں درج ہے اُسکے سوا
اور کوئی ایجاد اپنا نہ کرے مگر جب کہ اس میں کامل ہوجاوے اُسوقت اختیار ہے
شرط چہارم - یہ کہ یک بیک ایسا قصد نکرے کہ جلدی سے میں
کامل ہوجاؤں یعنی ہنوز وہ مقدمہ اول ہی میں ہے اور قلیل قلیل کیفیت
اُسکو حاصل ہونے لگی ہے اُس میں اگر مقدمہ دوم یا سوم یا چہارم کا قصد
کیا تو یہ عمل بالکل ناتمام رہیگا بلکہ خراب ہوجائیگا - اسواسطے ضرور ہے کہ
بالاستقلال اس عمل کو کرے - انشاء اللہ ہر روز کیفیت جدید اسکو حاصل
ہوتی جائیگی +
شرط پنجم یہ کہ اول پیشین گوئی کا ارادہ نکرے اور عنان صبر و تحمل کو
ہاتھ سے ندے - اور بہتر یہ ہے کہ عامل اُسکا ذی علم ہو بلکہ علم جغرافیہ اور اُسی
تواریخ سے کہ جن میں شہروں کا حال لکھا ہو ماہر ہو بلکہ کیقدر سیر و سیاحت

بھی کئے ہوئے ہو +

تصویر نشست - مکان - توجہ - مریض والا

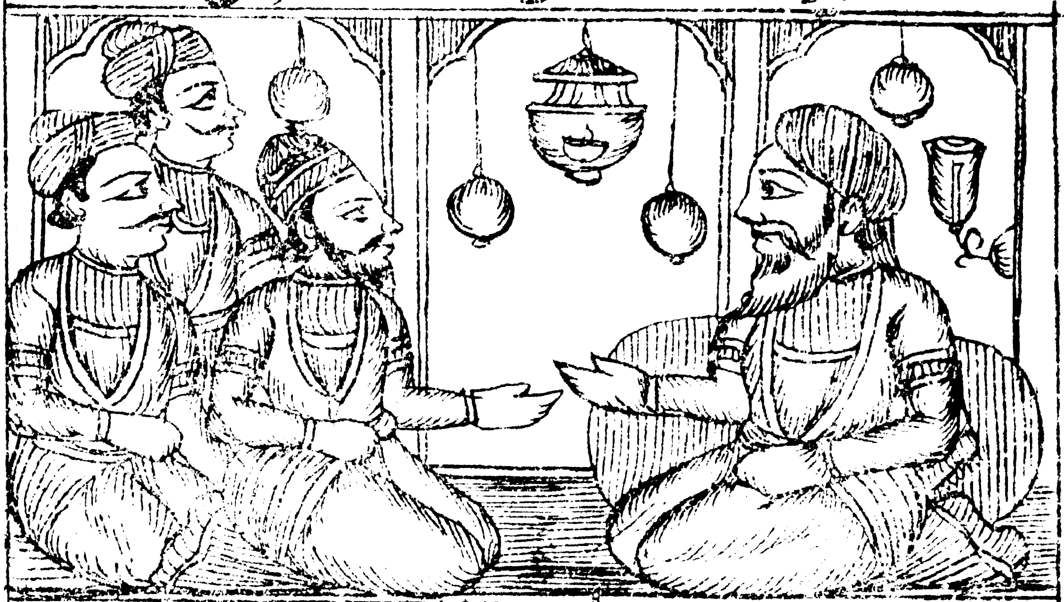

احوال چوتھا

اول میں بھی مخفی توجہ دیا کرتا تھا - اسکو چھپاتا تھا - توجہ سے چند مریض اچھے ہوگئے چونکہ باوفا اور لائق آدمی کا ملنا مثل عنقا ہے اور اکثر اشخاص اس راز مخفی سے محروم ہیں اسلئے ارادہ ہے کہ اس علم کو کتاب میں درج کرکے عام کرجاؤں اور خلقت کو نفع پہنچاؤں +

طریقہ سلب امراض کا بیان

سلب امراض کرنے کے بہت طریقے ہیں اور سلب مرض کا طریق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے اور نیز حضرات نقشبندیہ کے ہاں یہ عمل رائج ہے مگر اصول ان سب کا ایک ہے - نور ہر انسان کے اندر ہے جو تمام عالم کے کام بناتا ہے - بزرگوں نے خوب سمجھا ہے مجھے اچھی طرح معلوم نہیں - جو کچھ معلوم ہے اسکو لکھتا ہوں یہ نور قلب انسان میں غیب سے داخل ہوتا ہے اور پیروں کی راہ سے نکلتا ہے - نیت اور ارادہ کی تابع ہے - بہ نسبت تمام بدن کے منہ اور ناک اور آنکھوں اور ہاتھوں سے زیادہ

خارج ہوتا ہے۔ بیمار کے ساتھ جھٹ کر بیماری کو نکال لیجاتا ہے۔ عمل کے شائقین کو چاہیئے کہ پہلی ترکیب توجہ کو بخوبی سیکھ لے مگر یہ طریق مقبلان خدا کا ہے اور متبرک ہے۔ اسمیں باادب قدم رکھو۔ نیک کام کے واسطے کرو اور شریعت کے تابع رہو بندگان خدا کو نفع پہنچاؤ۔ گناہوں سے بچو۔ طمع نکرو۔ کھیل اور تماشے کے واسطے یہ کام نکرو۔ بدعملی سے یہ نور کم ہوجاتا ہے اور نتیجہ خراب ہوجاتا ہے۔ نیک معمول سے اُنس کرو۔ بدباتوں سے نفرت کرو اور نتیجہ اس علم کا کیمیا اکسیر ہے +

سوال کس اُمید پر یہ محنت اُٹھاویں ؟ **جواب** رضامندی خدا پر +

س - معاش کی تدبیر کیونکر کریں ؟ (**جواب**) اگر صاحب مقدور ہو تو علاج کرو اور محتاج ہو تو جو مریض خوشی سے دے وہ لیلو۔ اور امیر سے خیرات کراؤ۔ محتاج مریض کو کھلاؤ۔ بدکار سے توجہ نہ لو بلکہ اُسکی صحبت میں بھی نقصان ہے - ہر ایک سے ذکر نہ کرو۔ شروع کرو تو ناغہ نکرو۔ بیماری سروں سے خارج ہوتی ہے ایسا نہو کہ اُوپر سے اُتر کر کہیں بھر جاوے۔ اور دوسری بیماری پیدا کرے - جس جگہ یعنی ہاتھ پاؤں میں ہو اُسے بھی ہاتھ پاؤں یا اُنگلیوں سے نکالا جاتا ہے میرے علاج سے ہاتھوں کا زخم نیچے اُتر آیا تھا اور نیچے کا ورم اُوپر جو چہرے پر تھا وہ پاؤں پر آگیا تھا۔ علاج چھوڑنے سے اگر بیماری بڑھ گئی تو تمہارا قصور ہے۔ توجہ کرو بیمار سے اُنس رکھو۔ معالج میں تین باتیں ضرور چاہیئں۔ ترکیب۔ وقت معین۔ ناغہ نہ کرنا +

توجہ تین گھنٹے سے زیادہ ندو کمزوری ہوتی ہے۔ سن بلوغ سے پہلے اور ستر برس کی عمر کے بعد دس پندرہ منٹ سے زیادہ توجہ ندو۔ گھڑی پاس رکھلو۔ توجہ بڑا عمل حب کا ہے۔ ناغہ نہ کرو۔ ہمت نہ ہارو۔ انجام اچھا ہے شفا بخشو گے۔ بے حد دعوے نکرو۔ خدا شافی مطلق ہے۔ تمہارا علاج صرف

بہانہ ہے - تو اُسے ایسے بیمار پر علاج کرے جس پر اول ہی روز اثر معلوم ہو جائے مشق کرنے سے کامل بن جاتا ہے - یہاں تک کہ ایک نظر دیکھنے سے شفا کامل ہو جاتی ہے اور تھوڑے پاس سے مواد کم ہو جاتا ہے +

سوال

وہ کونسی صورت ہے کہ جلد اثر ہوتا ہے اور وہ کونسی صورت ہے کہ جسمیں نقصان ہوتا ہے بیان فرمایئے ؟

جواب - نیک پر جلد اثر ہوتا ہے اور بد پر دیر سے توجہ سے سب کام ہو سکتے ہیں - دین اور دنیا دونو ہو سکتے ہیں - نیک کاموں کے لئے کرو بد کاموں کے واسطے مت کرو - دعا کرکے بیٹھو - خیال دوسری طرف ہرگز نہ ہٹاؤ - دل میں کسی طرح کی گھبراہٹ نہ لاؤ - مریض کا رنگ ڈھنگ دیکھو آنکھوں سے پاش کرو

تصویر پاش کرنے کی

نصف شب میں ایک پاش طویل کرو - پاشوں میں زور نہ لگاؤ - اپنی انگلیاں جھاڑو - سروں سے بیماری نکلتی ہے - اور معلوم ہوتا ہے دم کرنے سے

گرم جوش آئندہ اثر ہوتا ہے اور دور سے دم کرنے سے سرد اور سرور بخش تاثیر ہوتی ہے۔ بیماری کی جگہ توجہ جمع کرو۔ اور اخیر میں گھٹنوں سے پاش کرو۔ خیال کا جمانا شفا کی نیت کرنا اور دلسوزی سے توجہ کرنا شرط عظیم ہے۔ اور یہ علم معزز توجہ کا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خواجہ عبدالخالق وجدانی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نئی نئی صورتوں میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ اب تم اسکو نیا افترا کہوگے اور اعتراضات کروگے۔ میں تمہارے اعتراضوں کا جواب دیتا ہوں کہ یہ نیا افترا کیونکر ہے۔ یہ کتاب مطلع علوم میں درج ہے کہ سلطان زین العابدین کو مرض لاحق ہوا۔ کہ اطبا اسکے معالجہ سے عاجز آگئے۔ ایک روز ایک جوگی مع اپنے چیلہ کے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوا۔ اور ملازمان شاہی سے عرض کیا کہ تھوڑی دیر کے واسطے بادشاہ کو خلوت میں لیچلو کہ میں اسکا علاج کروں +

تصویر بادشاہ - جوگی - چیلہ کی خلوت میں

ارکان دولت اسبات کو عجیب سمجھکر بادشاہ کو خلوت میں لیگئے کہ وہاں بجز بادشاہ اور جوگی و نیز چیلہ جوگی کے کوئی حاضر نہ تھا۔ بعد چند ساعت کے جوگی مثل مردے کے

بیہوش ہوگیا اور بادشاہ نے صحت پائی۔ چیلہ جوگی کو اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر کو
لیگیا۔ اور اُسکے علاج میں مشغول ہوا۔ انجام کار وہ جوگی بھی صحیح و سالم ہو گیا۔
اور اپنی حالتِ اصلی پر آگیا۔ اور بادشاہ مدت دراز تک صحت پاکر زندہ رہا اسکو
عمل جذب کہتے ہیں کہ دوسرے کی بلا کو اپنے اُوپر کھینچ لیتے ہیں۔ اور یہ عمل اُس
سے ممکن ہے جس کسی نے تزکیہ نفس کیا ہو۔ چنانچہ یہ علم اُس جوگی کو بھی تھا
افترا ہونے کی کوئی بات نہیں ہے +
تذکرۂ شمشیر خانی میں لکھا ہے کہ نوشیرواں کے صحن میں ایک قلعہ کوہ پر واقع ہے اُسپر
چار سوار سلاح دار برہنہ تلواریں کھینچے ہوئے طلسم کی بنی ہیں۔

تصویر قلعہ طلسم جو ایک کوہ پر بنا ہوا تھا اور دروازہ پر چند سوار ننگی تلوار لئے کھڑے تھے

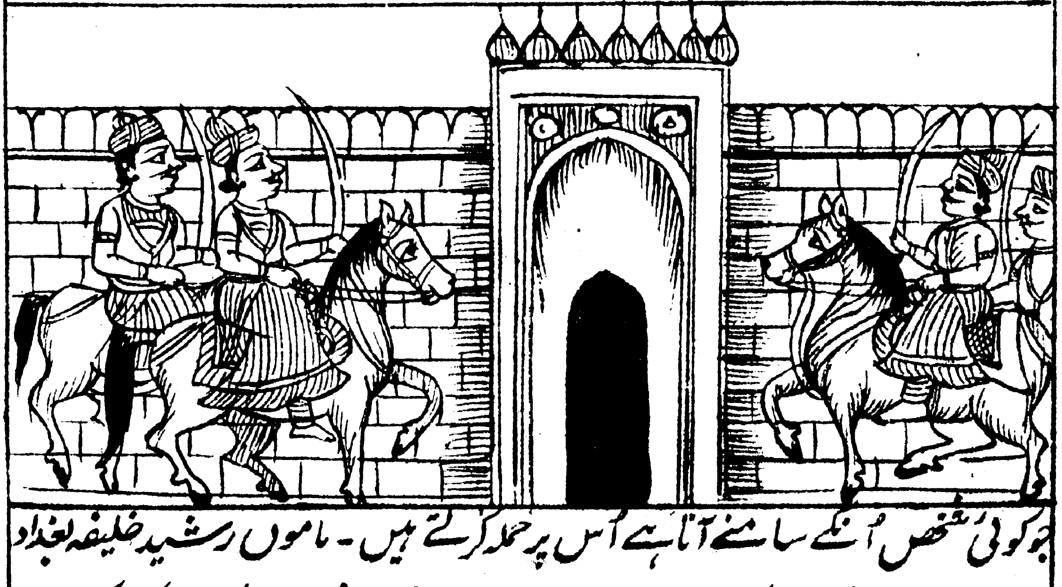

جو کوئی شخص اُنکے سامنے آتا ہے اُس پر حملہ کرتے ہیں۔ ماموں رشید خلیفہ بغداد
موافق رہبری دخمہ بان کہ دفینہ طلسم سے واقف تھا اُس خیمہ میں گیا۔ دیکھا کہ قالب
نوشیرواں بادشاہ کا ایک تخت مرصع پر بیٹھا ہے۔ اور سب اعضا اُسکے درست
و سالم ہیں لیکن لباس کہنہ ہوگیا ہے۔ ماموں رشید نے لباس تازہ معطر پہنایا

جانا ماموں رشید کا خیمہ کے اندر اور قالب نوشیرواں دیکھنا

اُسوقت ایک لوح طلائی نوشیرواں کے زانو کے نیچے سے نکلی اُسمیں لکھا تھا کہ پیغمبر آخرالزمان کے چچا کی اولاد میں سے ایک شخص ہمارے دیکھنے کو آویگا اور ہم کو لباس لطیف معطر پہنوائیگا۔ اُسوقت قالب بے جان ہمارا اُسکی تواضع نکر سکیگا لہذا فلاں جانب اِس خیمہ کے اُنکی جناب کے واسطے ہمنے ایک خزانہ امانت رکھا ہے۔ چاہیئے کہ خزانہ مذکور اپنے تصرف میں لالے اور ہمکو معذور رکھے +

تصویر لوح طلائی جو نوشیرواں کے زانو کے نیچے سے خلیفہ کو ملی

مامون رشید نے وہ گنج شائیگاں اُٹھوالیا۔ کہتے ہیں کہ دولت بنی عباس کے اُس ہی خزانے کی بدولت تھی اور صدہا کتابوں سے میں ثابت کرسکتا ہوں مگر عاقلوں کو تھوڑا ہی سا اشارہ کافی اور وافی ہوجاتا ہے۔ کون کونسی قدرتِ ایزدی کی مثالیں لکھی جاویں اور شائقین کو کیا کیا طلسم کارخانہ الٰہی کے دکھائے جاویں خداوندکریم کی باریکیوں پر معرفت حیران و پریشان ہے۔ اور پھر اُس مقام کی باتیں کرنا بھلا اس مشتِ خاک سے کیا امکان ہے۔ اور دکھلانا عجائباتِ غیبی کا اِس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور میں آسکتا ہے۔ مگر ہاں عقلِ کل اس طرح رائے زن ہے کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل لگاوے بفضل الٰہی نتیجہ اُسکا بیشک نئی قسم کا ظہور دکھلاویگا۔ کہ دیکھنے والا اُسکا مستانہ اور مخمور نشینی شرابِ ایزدی سے ہوجائیگا۔ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہے اور مرتبہ کب ہاتھ آتا ہے کہ ذہن و ذکا اِدراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ربط اور ضبط رکھا کرے اور تجلی سے صفائی بطون کی کیا کرے۔ اور مظہرات جناب باری تعٰ بنظر غور دیکھا کرے +

قاعدہ پیدا کرنا روشن ضمیری کا دوسرے کے دل پر کہ جس سے تمام مخلوقات کی کیفیت بلاتردد دیکھ سکے

دفعہ ۲ قبل از عمل کے لازم ہے کہ عامل طبیعت اپنی خوب عمل پر جمی رکھے۔ اور اُس کا ارادہ خوب مصمم قائم ہو۔ اور کسی طرح کا غل و شور مکان میں نہو۔ اور قرب کے مکانوں میں بھی غل شور نہوتا ہو کہ عامل معمول کے خیال کو پراگندہ کرتا ہے اور عمل میں فرق لاتا ہے۔ مکانِ عمل معطر خوشبو پھولوں سے ہو۔ اور آمدورفت بھی کسی کی اُس جگہ پر نہو کہ توجہ میں کامل فرق ہوجاتا ہے اور موجب نقصِ عمل ہے

تصویر عامل و معمول وقتِ عمل

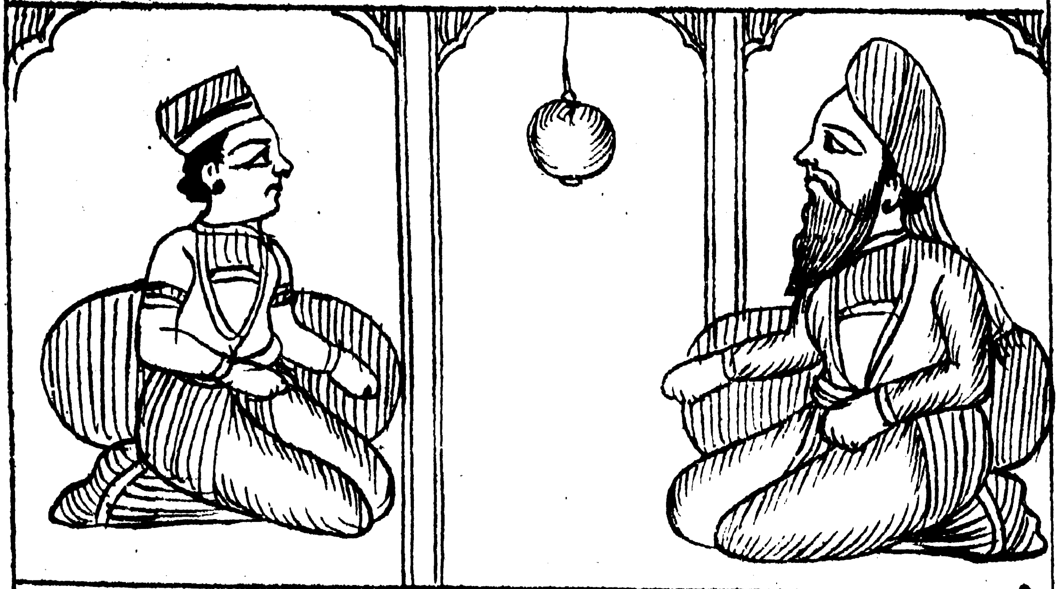

دفعہ ۳ جب پر عمل کیا جاوے ضرور ہے کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل ہو جانے کی نیت اپنے دل میں خوب جمائے رکھے +

دفعہ ۴ عمل کے بارہ میں اول معمول نازک مزاج چاہیئے ۔ رفتہ رفتہ حالت کثرتِ عمل سے ہر شخص پر عمل چل سکتا ہے +

دفعہ ۵ ۔ اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شے پیش نظر پر نہ جمائے تو اُس پر عمل کا اثر ہرگز نہ ہو گا +

دفعہ ۶ بوتل یا گلاس پہلودار سفید یا بہ نقل کرسٹل کا اثر نازک طبع اُسی پر ضرور ہوتا ہے اور مقناطیس اصلی کا اثر جو عامل اپنے ہاتھ میں رکھے تو خواہ مخواہ پورا اثر ہوتا ہے +

تصویر عامل کی جو مقناطیس اپنے ہاتھ میں رکھکر معمول پر عمل کرے

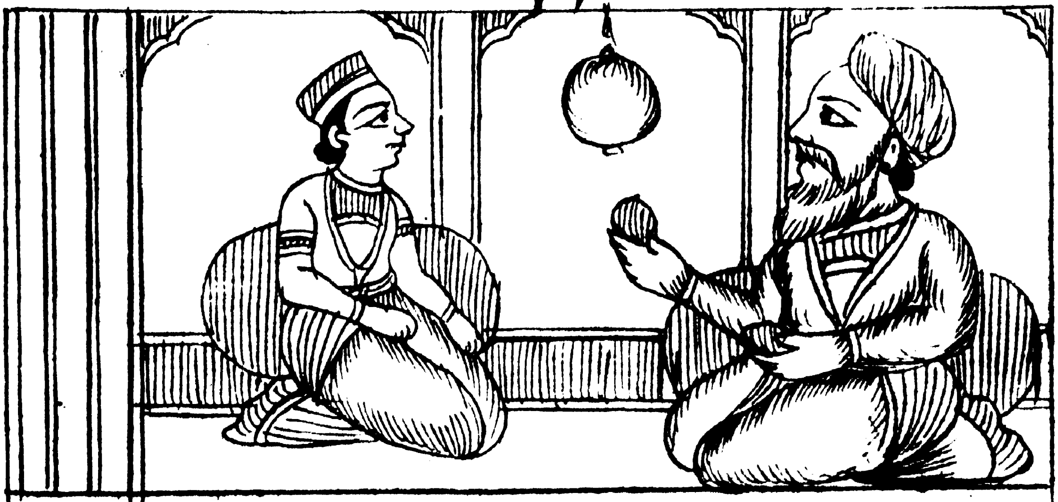

دفعہ ۷ بعض معمول کا عمل بار اول ہوتا ہے اور بعض پر کئی مرتبہ عمل کئے جاؤ۔ نہیں ہوتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چلے جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا ہے۔ پس یقین ہے کہ اُسکا عمل بیجا بہت جلد اثر ہوگا +

دفعہ ۸ یہ عمل خلوت میں کرنا چاہئے یعنے بجز عامل اور معمول کے اور دوسرا کوئی اُس مکان میں نہو کیونکہ خلوت ضرور ہے جلوت ممنوع ہے +

دفعہ ۹ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل و معمول دونو قریب نہوں اور آنکھیں ایسی لڑی رہیں کہ پلک نہ جھپکے خوب نگہ لڑی رہے +

دفعہ ۱۰۔ اسباب میں دو تفریق ہیں۔ اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھاوے اور اپنی آنکھ جماکر اُسکی جانب دیکھے۔ اِسقدر کہ سوائے عامل کے اور طرف نظر نہ کرے۔ اور دوسرے یہ کہ عامل بعد تعمیل شرایط اپنا ہاتھ معمول کے چہرہ سے اُتار کر پیر تک پاش کرے۔ اور پھر اُنگلیوں کو جھاڑ کر دم کرے۔ حاصل مدعا یہ ہے کہ دونوں ترکیبوں سے عمل ہو ممکن ہے۔ فرق اِسقدر ہے کہ صورتِ اول میں عامل کو معمول پر جیسا کہ چاہئے اختیار نہیں رکھتا۔ اور صورت دویم میں معمول عامل کا مطیع اور تابعدار ہوتا ہے +

اور اس میں پانچ درجے ہیں۔ اول ظہور غائب بینی ہیں۔ دوئم غائب بینی بشرکت حال۔ سوئم غائب بینی مع پیشین گوئی۔ چہارم مسکوت۔ پنجم مسکوت اعلےٰ مع سلب حواس +

دفعہ ۱۱ اب تم کو امر اصلی سے واقف کرتا ہوں کہ عمل مقناطیس حیوانی میں معمول کے چہرہ پر ہاتھ گزرانا جاتا ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ دونو ہاتھوں کے سرے دو قطب ہیں۔ اور سر اور آنکھیں اور منہ نقاط ماسک کہ جہاں یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھوں کے گزراننے اور نظر ایک سو جمانے سے عمل مقناطیس کا بہت قوی اثر ہوتا ہے +

دفعہ ۱۲ عمل بالا میں اکثر حالت میں دم بھی کیا جاتا ہے کیونکہ آدمی کے منہ میں ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہے کہ جسکا نام اوڈرائل زبان فرانس میں ہے۔ اور ہر ایک جسم میں نصف جانب اکثر قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہے۔ پس بدیں وجہ نظر جما کر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب منہ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہے +

دفعہ ۱۳ جس شخص کو معمول بنانا چاہے چاہیئے کہ اسکو اس ڈھنگ سے بٹھائے یعنی اُس کا پشت شمال کی طرف ہو اور اُس کا چہرہ جنوب کی طرف۔ اور دونو پیر اُس کے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوئے ہوں تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہے۔ اور معمول پر بہت جلد پورا پورا اثر عمل کا ہوجاتا ہے +

تصویر نشست عامل و معمول کی کہ تجربہ سے راقم کے گزری مشرح بیان کرتا ہے

دفعہ ۱۴ - جس شخص کو حسب طریقہ بالا بٹھا کے خدا تعالیٰ کی قدرت دکھلانے کی نیت سے معمول بنا دیں - چاہیے کہ اپنے دونو ہاتھ معمول کے چہرہ سے پیر تک اُسکے اُتاریں مگر جسم معمول کا عامل سے چھو نہ جاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے +

دفعہ ۱۵ - اکثر اوقات بجائے سر اور چہرہ کے اور نیز شکم کے عامل اپنا ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اُتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جما کر دیکھے کچھ عرصہ تک معمول قریب گزرا لے کاش مقناطیس مصنوعی بھی عامل کے ہاتھوں میں ہو تو اور بھی زیادہ فائدہ عمل جلد نمایاں ہو + تصویر معمول پر عمل کرنے عامل کی تجربہ اول

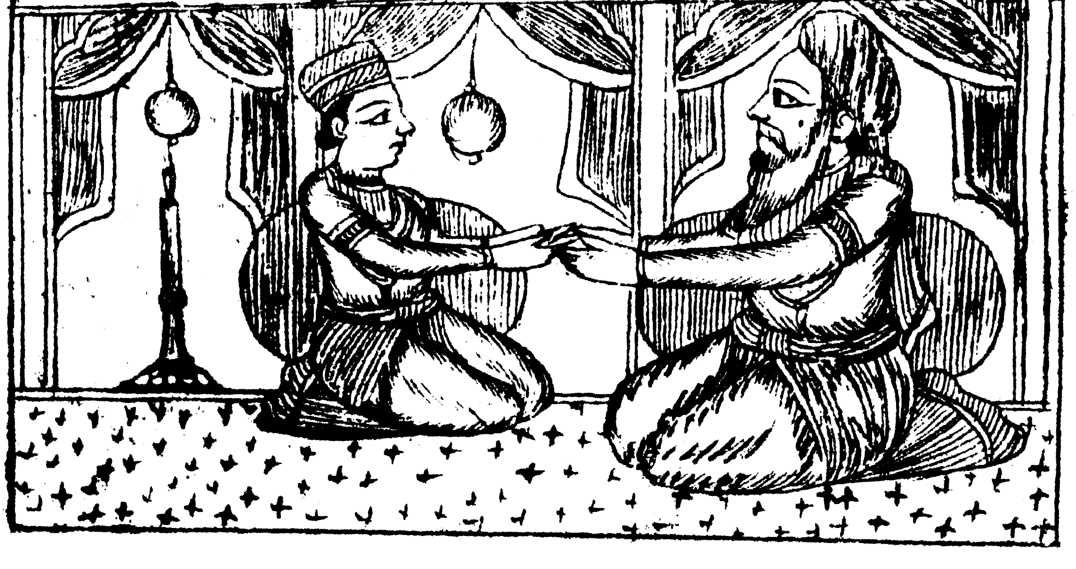

دفعہ ۱۶ - اونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہوکر بیٹھے اور اُسکے
انگوٹھوں اور اُنگلیوں کو اپنے انگوٹھوں اور اُنگلیوں میں پکڑ کر نرم نرم دبائے
اور جم کر اُسکی آنکھوں کی طرف دیکھے۔ اور تمام دل اپنا اُسکے اُوپر جما دیوے اور
معمول کو چاہیئے کہ وہ بھی مطابق طریقۂ بالا کے عمل آور ہو۔ اور جب عامل دیکھے
کہ کچھ کچھ اثر معمول پر ہونے لگا تو اپنے ہاتھوں کو پیشانی سے چہرہ اور سینہ کی
طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے۔ اِس ترکیب کے اثر سے یقین ہے کہ پاؤ گھنٹہ یا
آدھے گھنٹہ میں اثر مقناطیس جلد غالب ہوجائے +

دوسری ترکیب کی تصویر عمل کرنے کی

یاد رکھنا چاہیئے کہ عامل اپنے دستِ راست میں معمول کا دستِ چپ اور دستِ چپ
میں اُسکا دست راست پکڑے رہے۔ کیونکہ مقابل بیٹھنے میں ایسا ہی ہوجاتا ہے
اسوقت اِس گرفت میں بھی ایک ایسی نادر کیفیت بھری ہوئی ہے کہ مثل تار برقی
کے صدہا مقامات طے کرکے عامل اور معمول کے دل اور روح میں سلسلہ یکتائی
پیدا کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ترکیب ہائے بالا کے کرنے سے ایک قسم کی [illegible] غیر طبعی
عامل کے دستِ راست سے نکلکر معمول کے دستِ چپ میں جاکر اور اُسکے بازو کے

چپ پر چڑھ کے اور سینہ میں گزر کر اور پھر بازو اور دست راست میں سے
اُتر کر عامل کے دست چپ میں جاکر بازو کی راہ سے عامل کے سینہ میں پہنچکر
اُسی تدریج سے معمول کے جسم میں چلی جاتی ہے کہ جس سے حلقہ موج پورا ہو جاتا
مگر نہایت احتیاط چاہیئے کہ عامل اور معمول کا ہاتھ زیر وزبر ہونے نہ پاوے
یعنی جیسا کہ اُوپر لکھا گیا ہے ویسا ہی رہے ورنہ اثر مناقض ہوکر معمول کو
غش اور تشنج ہو جاویگا - بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایاں ہوگی کہ جس کی
برداشت معمول سے بہت دشوار ہوگی +

تصویر غش کھا کر گرنے معمول کی

دفعہ ۱۷ - جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ میں کوئی چیز دیدیوے
اور اُسکو کہدے کہ اُس چیز کی طرف نظر جما کر خوب دیکھتا رہے اِس طریقہ
کی عمل اُوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب آجاویگا - اور غائب بینی طاری ہوگی
دفعہ ۱۸ ایک ترکیب دوسری یہ ہے کہ آنکھوں کے ذرا اُوپر کی طرف
اور پیشانی کے ذرا اُونچے رخ کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے
عرصہ میں یقین ہے کہ تنی ہوئی نظروں کے باعث سے خواب غائب بینی

بہت جلد آجاوے +

دفعہ ۱۹ کوئی چیز معمول کی آنکھوں سے اونچی رکھے اور عامل اپنی نظر اسپر جاوے - اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف عامل اور بالائے سر عامل رکھی ہو - اِس قرینہ سے جو نشست کرے کیفیت غائب بینی اور روشنضمیری بہت جلد پاوے - ترکیبیں شناخت اشخاص قابل العمل +

دفعہ ۲۰ مخفی نرہے کہ جن لوگوں کی طبیعت میں تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتی ہے جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب الزائیدگی یا بچہ کم سن یا مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کی ہوں اُتنے اشخاص قابل العمل ہیں کہ جن کی اُمید کامل ہے کہ نور پروردگار بے تکلف دیکھینگے اور وہ خدا تعالیٰ بھی مہربانی کرکے دکھلاویگا +

تصویر مشق عامل کی چار پانچ معمولوں پر

دفعہ ۲۱ ایک دوسری ترکیب اور لیجے اور طبیعت کو خوش کیجے - اکثر اوائل مشق میں عامل کو چاہیئے کہ پانچ چار آدمیوں کو بٹھالے رکھے اور اُنسے

کہے کہ وہ اپنے ہاتھ اس طرح پر رکھیں کہ ہتھیلیاں اوپر کی طرف ہوں - بعدہٗ عامل اپنے دست راست کی انگلیوں کے سروں کو پہنچے سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور انگلیاں برابر ہوں خواہ ایک دوسرے کے نیچے ہوں - لیکن معمول کے جسم کو چھونا نہ چاہیئے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب رہے اور منکشف کرتا ہوں کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیوں کے حرکت دینے سے غائب کہ ان اشخاص میں بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہے - اور بعض کو گدگدی اور بعض کو اپنا جسم سُن ہوا معلوم ہوگا - پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومہ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیئے کہ اسپر عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین ثابت ہوگا - اور ظہور اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی نہایت خوبی سے اسپر طاری ہو وینگے +

تفریق خواب معمولی اور مقناطیسی اور توضیح رفع عارضہ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہے کہ خواب مقناطیسی میں حواس باطنی بیدار ہو جاتے ہیں - اور حواس ظاہری معطل رہتے ہیں اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عاید ہوتا ہے - اسکی شرح کیا ضرور ہے +

مگر جسکو نیند نہ آتی ہو اگر اسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جائے تو غلبہ خواب کا ضرور ہو جائیگا - اور ماسوا اسکے دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہے کہ ایک کمرے میں روشنی ذرا فاصلہ پر رکھکر ایک روشن چیز اپنی آنکھوں کے اوپر کی طرف اس طرح رکھیں کہ اسکے دیکھنے کے واسطے آنکھوں کو احول بنانا ضرور ہو -

ہیں بالتخصیص مفہوم کر لینا چاہیے کہ اسکو نہایت شیریں اور لطیف خواب آئیگا

تصویر گلاس پر آب اور دیکھنا شیشہ کا

دفعہ ۲۳ - شناخت آثار عمل - جسوقت یہ اپنا آثار دکھلاتا ہے آنکھوں کی پلکیں بند ہونے لگتی ہیں اور جھکی جاتی ہیں - اور اگر پلکیں کھلی بھی رہیں تو اکثر حالتوں میں گویا آنکھوں کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہے - اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہے اسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیاء چھپ جاتی ہیں - بعد اسکے نیند سے آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد غلبہ نیند کامل ہو جاتا ہے - زاں بعد جب وہ جاگتا ہے گہری سانس لیکر اور ناگاہ اپنی شیریں خوابی کا مداح ہوکر عامل کا شکر گزار ہوتا ہے اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجہ دفعہ ۲۱ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہے ؁

دفعہ ۲۴ - اس علم کا مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ روح دو قسم کی ہے - اول حیوانی اور دوم روحانی - ہندی زبان میں پہلے کا

جنواتما اور دوسری کا نام پرماتما ہے کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہیں +

ترکیبہائے مندرجہ بالا سے اللہ تفریح ہرسہ عالم کی کرتا ہے - رفتہ رفتہ مشاقی سے اس مرتبۂ اللہ سے گزر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی دیکھتا ہے اور حسب معمول اس مرتبۂ اعلےٰ کو پہنچتا ہے مجمع کمالات اور جامع ہرایک صفات کا ہوجاتا ہے کہ جس درجہ پر پہنچنے کے لئے رکھیشر اور منیشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی مترصد اور خواہشی رہتے ہیں +

دفعہ ۲۵ ایک رمز نہایت تہ انگیز اور اسرار عجیب خیز کو بلا تحاشا لکھدینے کے لئے الہام ہوتا ہے کہ جسکے عمل سے شایق صاحب کشف اور کمال بنجاوے اور وقوع پیش بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خودبخود بلا عمل تفناطیسی ہوجائے وہ یہ ہے کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل میں ہوتا ہے اور اسی غور کے دریا میں خوب ڈوب جاتا ہے تو اُسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہوجاتی ہے کہ اُسکو واقعات آئندہ کی کیفیتیں اُسکے تصفیہ قلب کے باعث سے معلوم ہوجاتی ہیں فقط - اس سے متیقن ہوتا ہے کہ اللہ نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جائے کہ جس سے اجتماع دل اور حواس کا ہوگیا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہے اور حد درجہ کی طاقت بخشی ہے - وجہ خاص یہ ہے کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہوجاتا ہے اُس حالت میں منور ہوجاتا ہے - اور باعث کمال محویت غور کی خودی اُسیوقت اُسکے جسم اور دل میں باقی نہیں رہتی - لہذا وہ اپنے جسم میں اور تختگاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پروردگار ہے اور خداتعالیٰ کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کو مشرف اور منور اُسکے نور سے ہے تمامی امر ملحوظ اور مرکوز مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ

اور جو ہر نفس ناطقہ کی وسعت میں معلق رہتا ہے اسکو نظر آنے لگتا ہے۔پس سمجھنا چاہیے کہ جوگیشروں کو اسی مرتبہ میں پہنچنے سے خدا کے نور منور کا درشن ملتا ہے۔ شائقین کو جو واقعات آئندہ کی کیفیتیں اور حالات معلوم ہوئے تو کیا عجب ہے۔گو آدمی کو ایسی اُمید نہیں رہتی ہے کہ اسکو کیفیات غیر مترقبہ نظر آجاوینگے۔ مگر وہ حالت عنایتِ خدا سے اور اجتماع دل کے نتیجہ کا باعث ہے کیونکہ اُسکی بڑی شان ہے۔کسی نے انتہا نہیں پائی۔ اور اُس نے جماد طبیعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشتا ہے +

اِس کتاب میں بنظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتیں جیسا کہ طلسم فرنگ میں مفصل درج ہیں تشریح اُنکی نہیں کی گئیں مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات مذکور ذیل میں لکھتا ہوں +

پہلے ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلہ سے ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظ اور مدرکات اور حرکات اور سکنات پر بحالتِ خواب بھی اِس طرح پر حاصل ہوتا ہے کہ معمول ہوش میں رہے اور عامل کی تلقین کا اُسپر اثر ہو اور اس طرح پر بھی کہ معمولی خواب مقناطیسی میں ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہو تیسرے یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہے اور اُسمیں معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہے۔ چوتھے یہ کہ اس حالت میں معمول کو ایک نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہے اور اس قوت کے ذریعہ سے وہ اشیاء قریب اور بعید کو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہے۔ پانچویں یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیوں سے ایسی ہو جاتی ہے کہ اُسکے ذریعہ سے اُنکے خیالات اُسکو دریافت ہو جاتے ہیں۔ چھٹے یہ کہ اس شرکت اور

اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہیں بلکہ
واقعاتِ گزشتہ اور آئندہ معلوم کرلیتا ہے۔ ساتویں یہ کہ معمول اپنے جسم کے اندر
کا حال اچھی طرح جان لیتا ہے اور بیان کرسکتا ہے۔ آٹھویں یہ کہ عمل کے ذریعے
سے حالتِ سکوت اور حالت سکوتِ اعلیٰ پیدا ہوسکتی ہے۔ نویں یہ کہ سب
آثار بلا عمل مقناطیسی خودبخود پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور یہ حالت عمل مقناطیسی
کی تاثیر کی بنیاد ہے۔ دسویں یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعہ سے نہیں
بلکہ غیر ذی روح اشیار کے ذریعہ سے بھی مثل مقناطیسی مصنوعی اور کرسٹل
اور فلذات وغیرہ سے کیفیت مقناطیسی کی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اور پانی
اور اور اشیار میں یہ کیفیت منتقل ہوسکتی ہے۔ واضح ہو کہ اگر تلاش مزید
کی جاوے اور یہ علم مقناطیسی فروغ پاوے تو انسان فردِ بشریت سے گزر کر حضرات
روحانیوں میں گنا جاوے اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مُردوں کی ارواح
سے باتیں کرے اور انکا پیغام لاوے اور دور ونزدیک کی خبریں صحیح تبلادے
اور مال مسروقہ کی ٹھیک ٹھیک خبر پہنچاوے اور قلیب گردانی کی کیفیت بھی
اور ترکیب میز جو دل کا حال لکھتی ہے اور سکہ جو ہاتھ پر رکھنے سے عمل ہوجاتا ہے
اور وہ میز جو پاؤں سے جواب دیتی ہے اور کرسیاں جو نہایت خوبی سے حرکت کرتی ہیں۔
کیونکہ یہ علم نہایت وسیع ہے اس قلیل البیان میں راقم کہاں تک لکھے جو تجربہ بندہ
سے گزرا ہے۔ اگر وہی لکھے تو کتاب مجلد ہوجاوے اور استادوں کا تو کیا ذکر ہے
اور عامل ومعمول کو جو لازم ہے شائقین کے واسطے۔ اب وہ تجربہ لکھتا ہوں جو
اس راقم سے ہوئے ہیں +

شائقین کو واضح ہو کہ وقت عمل کے تلقین کا اثر ایسا ہوتا ہے

تصویر آنا گرو اور چیلے کا اور گفتگو ہونا عامل سے

احوال شامی جو دہلی میں مسلمان کیا

نئی سڑک پر ہوا نیا معرکہ اور نیا معمول اور تجربہ نیا ئیں بیٹھا تھا رفو گر وہ کان کے اوپر مجکو ایک گرو چیلا جاتے آئے نظر - بلا کر پوچھا کیا نام ہے اور کہاں مکان ہے - بولا کیا پوچھتے ہو بے نشانوں کا نام و نشان - آوارہ گشتہ راہ گم کردہ - یہ فقیر ٹکر گدا - خوار خستہ دردر کتے بھونکتا پھرتا ہے - جب شب کو کچھ میسر ہوتا ہے اس کتہ نفس میں ڈالکر شب کو جنگل یا ویرانہ یا گورستان یا مندر میں دھونی لگا کر پرماتما کے دھیان میں رہتا ہے اور صبح کو پھر کتے بھوکتا ہے +

سوال عامل

بابا جی پھر کہیں پرماتما کا ظہور ہوا - بابا دوارکا اور بندرابن اور اجودھیا اور متھرا اور مندر اور مسجد اور گورستان ڈھونڈا - اسّی برس کی عمر ہوئی مگر کہیں کچھ نہیں دیکھا - آخر ایک دن یونہیں چلے جاوینگے +

دیگر سوال عامل

گرو جی پرماتما کا تو ملتا سہل نہیں ہے جبتک کوئی مرشد پورا راہ راست پر نکرے

ملنا مشکل ہے اور خلقت رسوم و قیود ہے ہماری برکاپنی دیبی یا گوبندجی یا بھوں کو پوجا اور تعظیم معبودانہ کی وہ کریں یا کپڑے رنگ کریا سر کھولکر شامی بنیں تو دیدار پراتما سے منور ہوں اور یہ کچھ ممانعت نہیں ہے کہ دنیا دار کو دیدار انوار جہاں آرا پر ماتما میسر نہو صرف اجتماع دل اور اطمینان خاطر شرط ہے - قول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے ؎ حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست درویش صفت باش کلاہ تتری دار + اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود میں سوائے ایک پرمیشر کے اور کسی سے کچھ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجالانا ازروے وید جایز نہیں ہے - اور یہ رسم بت پرستی رسم بزرگانہ ہے اور شاستر میں کہیں درست نہیں لکھا - رہائی اُنکی پابندی طریقہ آبائی سے محض دشوار ہے مگر دل کا ایک جا پر ایک جا قیام دینا ضرور ہے مگر راقم کو بحکم خدا اخفا کسی اسرار غیبی کا منظور نہیں ہے لہذا ایک شعر مثنوی کا لکھتا ہوں کہ مختصر میں معلوم ہو جاوے ؎ چشم بند و گوش بند و لب ببند + گر نہ بینی نور حق بر من بخند + اس شعر کے اول مصرعہ میں تین طریقے معرفت جو تحریر ہیں وہ حاوی اور نشان دہ نور برہم جوت مکی ہیں - ہر چند فقرا اس رمز نازک کو اظہار نہیں کرتے - نہایت محنت ساقہ اور اثبات شوق کامل شائقین کو بڑی عظمت سے اظہار کرتے ہیں - بلکہ مشہور امر ہے کہ اکثر یعنے برہم بدھیا ہمیشہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے مگر یہ راقم تو سراپا جاہل ہے کچھ نہیں جانتا - ہاں فدوی جیسا کچھ جانتا ہے وہ بتا سکتا ہے اور دکھا سکتا ہے - اور جو جناب باری کو منظور ہوا تو اُسسے فیضیاب ہو سکتے ہو - جب گرو مذکور نے + کہا بابا سب کو ایسا ہی کہتے سُنا مگر کچھ ظہور نہوا +

جواب

مثل مشہور ہے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا - عیاں راچہ بیاں - راقم کا شیوہ زیادہ گوئی کرنے کا نہیں ہے +

جواب - گروجی!

اندہا کیا چاہے - دو آنکھیں +

جواب - خلقِ خدا گوتا گون ہے - اگر ایسا کوئی ملا تو آپ کو مسلمان کرکے چھوڑیگا

جواب - بابا یہی سب شرط کرتے تھے آخر کچھ نہیں ہوتا - مارے شرمندگی کے مُنہ نہیں دکھاتے اور سینہ زوری سے مسلمان کرنے کا دعوےٰ کرتے ہیں ہم تو جب جانیں کہ قلب کو ایسا پھیرے کہ ہم خود مسلمان ہونے کا دعوےٰ کریں اور ایسی کہانیاں تو اِس فقیر نے بہت سنی ہیں +

جواب گروجی - کسی شاعر کا مصرع ہے ؎ خدا پنج انگشت یکساں نکرد - یہ خیالِ خام دل سے اُٹھائیے اور دیکھئے کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے - آج کی شب اِس فقیر کے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماکر نان جویں نوش فرماکر یادِ معبودِ حقیقی کیجئے - جواب ازیں چہ بہتر +

تصویر گرو - چیلا - راقم کی جسوقت مکان پر دعوت کھا رہے تھے

جواب راقم - دیر نہ فرمائیں مثل ہے کہ درکار خیر ہیچ حاجتِ استخارہ نیست
پھر چیلا اور گرو اور یہہ بندہ اپنے غریب خانہ پر آکر نان جوین نوش کرا کر مکان
توجہ کو درست کر کے گروجی سے کہا - ذرا یہاں تشریف لائیے - گروجی نے کہا پہلے
چیلے کو تو دیکھو بعد گرو بھی حاضر ہوگا +

تصویر عامل وچیلا جو بروقت عمل غش کھا کر گرا

چیلے کو بلایا تو موٹا تازہ خیرات کے ٹکڑے کھاتا ہوا دیو کی صورت ہاتھی کا بچا
برج کا برج روبرو بیٹھا - جب راقم نے بقاعدہ بٹھا کر جناب باری میں دعا
کی کہ اس بلا کو اپنی رحمت سے زیر کر - نظر سے نظر ملا کر دل کو متوجہ کر کے عمل کرنا
شروع کیا - ایک گھنٹہ میں رحمتِ پروردگار سے وہ لاش زمین پر گری - اور
بیہوش ہوئے - پھر اس راقم نے انگلیوں کے ذریعہ کہا کہ تو مسلمان ہوجا
گرو کے کہنے کو نہ مان ایک گھنٹہ کی اجازت دیگئی - تو گروجی اور چند شائقین نے
ملاحظہ فرمایا - بعد تعداد یعنے ایک گھنٹہ پورا ہونے پر جب اُٹھا تو کہا میں تو
مسلمان ہونگا - گروجی کا رنگ زرد ہوا اور کہا تو کیا بکتا ہے تیرے اوپر
کیا شیطان چڑھا دیا ہے - میرے پاس آ +

تصویر گرو - چیلا - عامل اور شایقین کی

بھر تو گرو جی نے منتر اور جنتر کئے اور بہت سمجھایا مگر وہ کب مانتا تھا۔ کلمہ پڑھا کر کباب کھلا کر شیرینی تقسیم کرادی۔ اور نام غلام رسول رکھا۔ اور گرو جی سے کہا آپ بھی تشریف لاویں +

(جواب گرو جی) اب داتا بہت رات اُلٹی ہوئی ہے کل یہ بندہ بھی حاضر ہوگا۔ دیکھینگے یہ جادو آپ کا کیسا چلتا ہے۔ یہ کہکر روانہ ہوا۔ جب یہ معرکہ دیکھا عبدالرحمن معمول جو سابق انکار کرتا تھا وہ بھی عمل کا اقراری ہوا۔ جو تجربہ اُس سے نیا ہوگا وہ حصہ دوم میں درج کیا گیا۔ یہ وقوعہ ۵ محرم سنہ ۱۳۰۷ھ کو بمقام علی ہوا

تصویر گرو و چیلے کی

تصویر آنا درویش کا اور عرض کرنا راقم سے

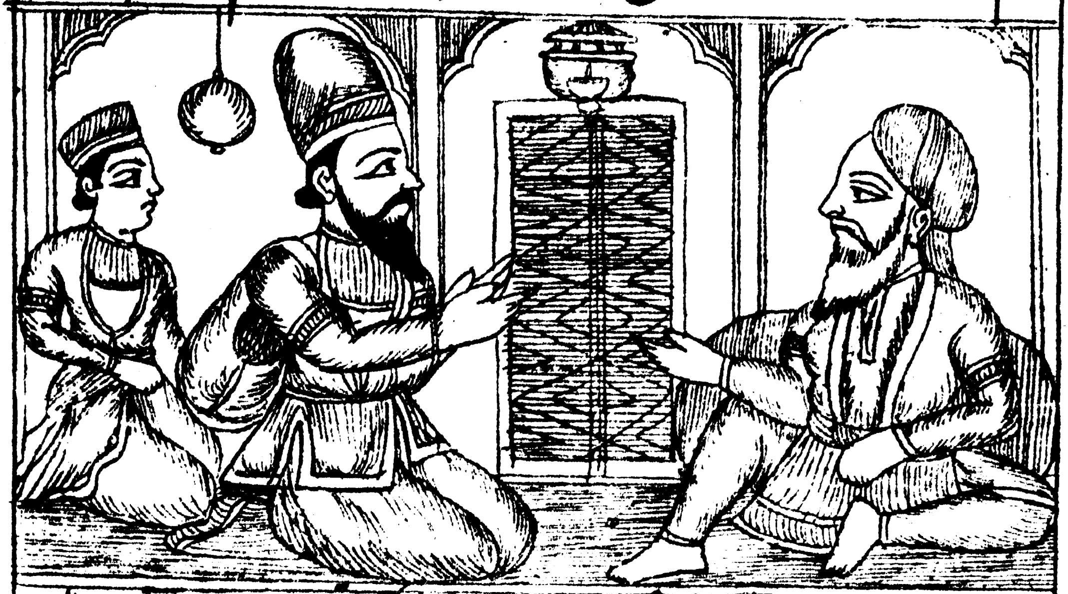

شائقین کو یاد رہے کہ بعضے لوگ ایسے بھی سوال کرتے ہیں - اجمیر شریف میں ایک درویش آیا اور اس عاصی سے کہا کہ مَیں نے سُنا ہے کہ علم توجہ میں آپ کو بہت ملکہ ہے - اور آپ وحید العصر اور فخر زمانہ ہیں - مَیں نے عرض کیا کہ اس خاکسار کو کیا آتا ہے اور یہ بندہ کیا جانتا ہے - کہا نہیں دور دور آپ کا آوازہ ہے اور یہ فقیر اسیواسطے حاضر ہوا ہے - نظر فیض اثر سے مَیں بھی بہرہ یاب ہوں اور اپنے مقاصد دلی کو پہنچوں - اُمیدوار ہوں کہ ازراہ کرم اس عاصی کو بھی کچھ دکھلائیے - مَیں نے کہا خیر بہت اچھا مجکو تمہاری خاطر منظور ہے اور عدم التفاتی مروت سے بھی دور ہے - بہت اچھا لڑکا لے آؤ مگر کم سن ہو سبزہ آغاز ہو - ضعیف البدن ہو حسین ہو - اور بھولپن اُسکے چہرہ سے نمایاں ہو اُس نے کہا بہت اچھا - غرضکہ بہت تلاش اور کوشش بلیغ سے ایک لڑکا اسم باسمے محبوب لے آیا ؎ کہا اُس نے آکر کہ حاضر ہے یہ + سلامت رہو اور شاداں ہو یہ +

تصویر محبوب اور فقیر اور عامل کی وقت عمل

بٹھا کر توجہ میں جب کی نظر توجہ کا ایسادہ شاغل ہوا	تو معلوم ہونے لگا کچھ اثر + کہ دو روز میں وہ تو کامل ہوا

جب اُس پر توجہ کا اثر ہونے لگا اور عامل کا اثر معمول پہ ہوا تو درویش صاحب اپنے مدعا پر آئے اور اکسیر کی بوٹی کا سوال کیا تو لڑکے معمول نے جواب دیا کہ حکم خدا اسکے نام بتانے کا نہیں ہے اور یہ چیز ہر کسی کے نصیب میں نہیں کی جاتی وہ فقیر دعائیں دینے لگا کہ تم خوش و خرم رہو حق تعالے تمہارا کام برلائیگا اور عقبےٰ میں جنت نصیب کریگا +

جواب

نہ جائیں دوزخ کو نہ لیں جنت کو ہم
طالب دیدار خدا ہیں خدا کی قسم +

جواب

بھلا کیا ہے پاس فقیروں کے سوائے دعا ۔ بھلا ہو تیرا بابا بھلا ہو بھلا +

جواب

کہا دعا سے بہلا ہمکو حاصل ہے کیا ۔ یا ملے دنیا ہیں زر یا ثواب عقبےٰ ۔ دولت
کی خواہش نہیں ہے ۔ اصلا جو پوچھو حق ۔ اگر جائیں جنت کو تو ہے اژدہام خلق
کچھ حاصل ہوا تو تنہائی میں حاصل ہوا ۔ چھوٹا سارے جھگڑوں سے خدا سے
واصل ہوا ۔ کسکو کریں سجدہ کیوں جائیں کعبہ کو ہم ۔ دل میں ہر دم پاس
رکھتے ہیں خود خدا کو ہم ۔ برہمن بتکدہ کو شیخ کو جنت میں جانے دو ۔ ہمکو تو وصل
خدا کے یہاں پر مزے اُڑانے دو ۔ دہوپ کی مانند رہے کچھ سورج سے جدا ۔ آخری
وقت تو گئی اُسکی اسمیں سما +

تصویر منیر قمر پٹینگو

تجربۂ دوسرا منیر قمر شائقین کے لئے لکھتا ہوں

کر پیشین گوئی دس پانچ برس کی بھی معمول کرتا ہے ۔ اب صدی تیرھویں بھی
ہے ختم ۔ کیا تھا چودھویں کا حال کسی نے نہ زیر قلم ۔ سُنا پیشین گوئی میں ہے
آپ کو کمال ۔ زبان مبارک سے تو فرماؤ خوش خصال ۔ کہ گزریگا آیندہ میں کیسا
سال ۔ اسی فکر سے رہتا ہے میرے دل پہ ملال ۔ جو ارشاد ہو کریں وہی ہم
نہو جس سے دلبر ہمارے رنج والم +

تصویر حال دریافت کرنا چودھویں صدی کا منیر قمر سے

جواب

میں ایک ناچیز بندہ گنہگار ہوں - گناہوں میں اپنے گرفتار ہوں - گرو حق میں
ملک مرے یہ دعا - بخشدے اپنی رحمت سے بار خدا +

جواب بقول کسی شاعر کے

جو نخل ثمردار ہیں وہ جھک جاتے ہیں اکثر + ہے عجز وہ جس سے رضا مند ہے داور

جواب

عرض کروں جو قصور ہو بندہ کا معاف + ناچیز کو آسمان پر چڑھاتے ہیں صاف

جواب

سنا ہے جیسا آپ کو کرتا ہوں بیاں - آپ ہوتے ہیں ناراض ناحق اے مہربان

جواب منیر قمر

کہا خیر توجہ میں جو بیٹھوں میں آ نکر - اور بخوبی ہو جائے تصور کا اثر + استاد میرے
جو ہیں صاحب کمال - آکے کرنا صاحب تم یہ سوال - وہ پوچھینگے مجھ سے میں
دونگا بتا - مگر ہوگا وہی جو ہے منظور خدا - تام آتے ہیں دس بجے وقت شب -

جمع ہوتے ہیں خرد و کلاں معمول سب - ہوتے ہیں وقت معین یہ حاضر تمام - توجہ
کا ہوتا ہے سارا انجام - آنکہ رات کو دس بجے وقت شب - سب گرد بیٹھے دوزانو بادب
دس منٹ میں ہوا بیہوشی منیر قمر - ہوا محبوب پہ بعد اسکے اثر - یکایک ہوا ایسا
اثر برملا - ایکدم میں لوٹ سبھا کی سبھا +

تصویر بیہوش ہونا حاضرین محفل کا

سوال فقیر صاحب

تم کہو چودھویں کا حال باہ منیر - خدا نے کیا ہے تم کو زمین پہ روشن ضمیر +

جواب

یکم ہیں ایک مسلمان کرے ایسا جہاد - کرے ہزاروں فوج شاہی کو برباد سنہ ۱۳۰۲
کا جو سال سنہ - مریں ڈوب کر ہزاروں مرد و زن - ہندو اور مسلمانوں ہیں
ہووے فساد - ڈالیں کم ظرف مذہبوں میں عناد - ازاں ہو غلہ سارے
بند ہوں کاروبار - ہوگا وہی جو کہ منظور ہے پروردگار - سنہ ۱۳۰۳ کا جو ہو سن
سال - اور نیا آسمان پہ ہوا ایک حال - دیکھکر کہیں یہ سب پیر و جواں - نہ
دیکھا کبھی حال ایسا برآسمان - کروڑوں لاکھوں ہزاروں ہزار - ٹوٹیں آسمان

سے ستارے بےشمار۔ ہو دن جمعہ کا اور اُنیسویں ہو صفر۔ گریں آسمان سے
ستارے ٹوٹ کر۔ ہر طرف ہوا ایسا جنگ و جدل۔ پڑے حکومتوں میں شاہوں
کی خلل۔ پڑے ہیضہ یا کوئی آوے ایسی وبا۔ مریں اُس میں ہزاروں بندگانِ خدا
دو چار سال ہووے یوں ہی غدر۔ ستاروں کا نتیجہ اور بھی ہے تمر۔ اُٹھتا ہوں مانگو
سب ملکر دعا۔ اِن بلاؤں سے سب کو بچاوے ٭

تصویر اُٹھانا منیر قمر کا انگڑائی لیکر زمین سے

تصویر ملک میں جانا جنوں کے منیر قمر و عامل کا

عامل کمھوں کی ہوئی یہ گفتگو۔ جنوں سے ملاقات کیجیے جا کے دوبدو۔ وہاں جا کے لی

جو تیاری کی - فلک فیل آیا ڈال کے جھول - چاند تارے کے سپہ سالار مریخ آیا
کمر باندھکر - زحل نے سب کی سب ستاروں کی صف برابر - منشی عطارد آیا
لیکر قلمدان - کھڑا ہو گیا مؤدب مثل خادمان - تنبورا لیا زہرہ نے کاندھے پر دھر
اور مشتری آئی پشواز پہن کر - سازندوں نے لیا سازوں کو ملا - فلک نے لیا
چاند و سورج کا صلہ اٹھا - نقیب بجا لائے آداب و نیاز - قلماقوں نے دی پڑھکر
یہ آواز ۵ الٰہی بخت تو بیدار بادا - ترا دولت ہمیشہ یار بادا +

دل بادل کے ڈیرے تن گئے زمین پر - نشان برق جا چمکا عرش بریں پر -
چوبدار رعد بولا یوں کڑک کر - خدا دراز کرے عمر مہر نامور + صبا نے سب خس و
خاشاک اڑادی - سقۂ ابر نے کی آکے آبپاشی - ساون نے صحرا میں سبز
جاجم بچھادی - خادموں نے پھولوں کی آکر مسند لگادی - وقت سواری حق
سے مانگی یہ دعا - آبرو میری رکھیو اے بار خدا - جناب باری میں یہ دعا ہو
مستجاب کہ شہر مطالب کو پہنچوں بشتاب - نہ ڈر شیروں کا کیا نہ کچھ جنوں کا
ہراس - وہاں پہنچا جہاں تھے مہگونداس +

تصویر پہنچنا ملک جنوں میں اور ملاقات ہونا صاحب سے

بعد تعظیم وتکریم برسم زمانہ - عامل سے ہونے لگی گفتگو دوستانہ - دو دن تو یوں
گزرے لاکلام - قصہ کوتاہ اب ہے حاصل کلام - روشن کیا فلیتہ حاضرات کا
بٹھا یا لڑکا برس آٹھ سات کا - بلایا جنوں کو بزور عمل - کھڑے ہو گئے چراغ سے
باہر نکل - نظر آتے ہیں جن کھڑے ہکو یاں - حاضرین محفل کا ہے صاجو یہ بیاں

تصویر روشن کرنا فلیتہ کا اور حاضر ہونا جنوں کا روبرو محفل کے

دیا نہ جواب نہ کی کچھ گفتگو - کھڑے رہے دست بستہ روبرو - دو گھنٹہ تک
تو یہی جلسہ رہا - بعد ایک نے ہو کے دست بستہ یوں کہا - منیر کے دیکھنے کی ہے
نہایت آرزو - کہ بیہوشی میں کرتے ہیں کیونکر گفتگو +

تصویر دکھلانا جن کو بحالت بیہوشی باتیں کرتے ہوئے

بلا کر بٹھایا روبرو منیر قمر کو - بیہوش کر کے دکھایا تاثیر نظر کو - جو پوچھا کہ کچھ پوچھینگے
تو بتلاؤگے - کہا ہاں بہتر ہے جو کچھ کہ فرماؤگے - کہا ایک نے میں نے کچھ رکھا ہے
زمین کے اندر - منگایئے ذرا منیر سے وہاں کی خبر - برگشتہ دین کہنے لگا از راہ کین
رکھتا ہوں زیر زمیں بتادے تو آوے یقیں - منیر سے کیا جب یوں سوال -
بتا حال جلد تو اے باکمال +

جواب

بتاتا نہیں اسکا کچھ دشوار ہے - مگر بو کی جا جانے سے مجکو انکار ہے - عامل نے
جو دیکھا اُس بدیقین کی طرف - سُنا راست گوئی کا اُسکی زبانی حرف - اُٹھاؤ
تو بہر خدا مجکو شتاب - کہ بدبو سے دماغ میرا ہوتا ہے خراب -

اُٹھانا عامل کا منیر کو حالت بیہوشی سے اور باغ کی سیر کو بھیجنا

جا سیر کر ذرا اب تو باغ کی - تا تنفر دور ہو تیرے دماغ کی + شائقین بتاتا ہوں
کہ اس عمل سے جن ظاہر ہوتے ہیں چھپتے نہیں - اسکی ترکیب حصہ دوم میں
لکھی جائیگی +

تصویر وزیر منیر و بادا

تجربہ بادا

کہاں وزیر و منیر کہاں یہ بادا ۔ شیروں سے جھڑپتے ہیں گل خار کی مادا
ایک معمول تہا میرا کریا ۔ شمشیر کے مقابل کب ہوتا ہے لیخا ۔ بقول شیخ سعدی سع
الشاۃ لطیفۃ و الفیل جیفۃ ۔ مثل مشہور ہے زیروں سے شیر ہوتے ہیں ۔ ایک
لڑکا بادا سپاہی زادہ عمر میں دس گیارہ برس کا بقہر آفت غضب خدا کا ۔
قد میں چھوٹا بدن کا موٹا ۔ سر گول چہرہ سڈول ۔ مزاج کا بادی بقول شیخ سعدی
الحق جبال الارض طورا ۔ موافق دستور مکان میں بٹھا کر ہاتھ ہاتھوں میں
لیکر انگلیوں کو انگلیوں کے پیچھے ہلا کر آنکھوں کو آنکھوں سے دبا کر نظر کو نظر
سے ملا کر عمل کرنا شروع کیا ۔ دس منٹ میں یہ حال ہوا تمام بدن نڈھال ہوا
ہاتھوں میں لرزہ ہوا ۔ بدبد بیٹھنا وبال ہوا ۔ وہ گرا زمین پر بیہوش غش ۔
پہنچا عرش بریں پر آنکھیں رہیں پتلی کا نام نہیں ۔ ہاتھوں میں دیکھا تو نبض
کا نام نہیں ۔ پھر تو لوگوں نے اس طرح آزمایا ۔ جلا کر ہاتھ ایسا جلایا ہتیلی
میں اس کے آبلہ اٹھ آیا ۔ مگر یا تہہ اس نے ہرگز نہ سرکایا ۔ جو حاضر تھے وہاں پر
یہ کلمہ تہا سب کی زبان پر ۔ خوب پورا اترا امتحان پر ۔ آفت آئی اس جوان کی
جان پر ۔ اب دیکھیے اس لڑکے کا کمال ۔ ناظرین کو معلوم ہوگی الحال +

تصویر عامل و بادا بحالتِ بیہوشی ور ہاتھ چلانا باد کا

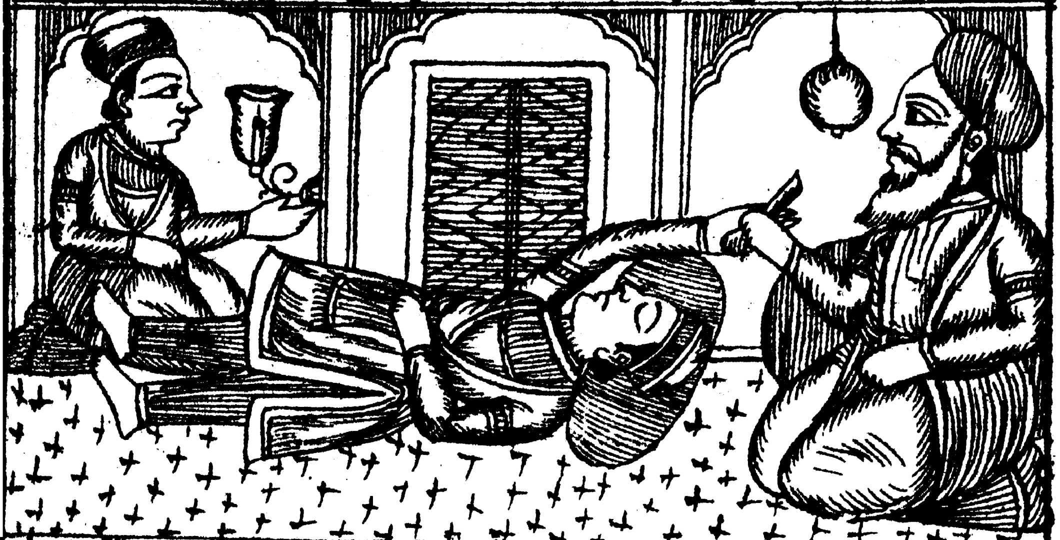

گیا تھا جس کا مال - کہا ذرا تو دیکھ اس لڑکے کا کمال - بلا گھر سے اُسے فی الحال
ایک گھنٹہ میں بتاتا ہے تیرا مال - کاغذ کو لیکر سب کے نام لکھکر الگ پرچہ کرکے
ایک ایک کو مٹھی میں بند کرکر ہاتھ سینہ پہ دہر کر جو پوچھا کہ یہ چور کا نام ہے تو کہنے
لگا اِس پر مفت الزام ہے - دو چار پہ یوں ہی انکار ہوا - پھر اس طور ایک پرچہ
اقرار ہوا - کہا ہاتھ میں تیرے گنگار ام ہے - یہ چور نظر آتا مجکو لاکلام ہے - دوبارہ
نام بدلکر جو پوچھا - سینہ پہ دھر کر تیرے ہاتھ میں کہا - اور نام ہے - اسمیں چور کا
کیا کام ہے - اُسی کاغذ کا دوبارہ نام لیا تو کہنے لگا - ہاں ہاں - پھر وہی نام لیا

بتانا معمول کا تصویر مکان کی جہاں سے مال برآمد ہوا

جب پوچھا تو یہ بیان کیا کہ سبا لگا تیر دروازہ یا ہر ایک مکان ہے - اور آگنی کی
طرف ایک دروازہ ہے اور صحن میں ایک نیم کا درخت ہے - اور قبلہ کے رخ
ایک چھپر ہے اور اُسمیں ایک چولھا ہے اور اُسکے پاس کوئی ایک آبخورہ میں
رکھکر زمین میں گاڑھ دیا ہے - جب عامل نے سب پتہ اپنی بہن کے مکان کے
پائے - چپ ہوکر گیا - اور رات تو گزاری - صبح ہوتے ہی اپنی بہن کے مکان پر
گیا اور نظر سے دریافت کیا تو چولھا اُسی جگہ تہا اور زمین بہی کہدی ہوئی تہی
تب اُسکی بہن نے دریافت کیا تو کل حال رات کا بیان کیا تو مثل بجلی بہت
چمکی اور گرجی - اور کہا میرے لئے تو اُس سے دریافت کرے - اُس نے کہا اچھا وہ
سب تیرے پاس آئی اور میں نے پھر عمل کیا تو لڑکے کو دیکھکر کہا یہ تو مردوا ہے اُس نے
پھر اسی طور سے بتایا جب کہا یہ تو بہکایا ہوا ہے اور اُسکے خاوند نے بھی یہی کہا
جب تو بھائی اور بہن میں خوب لڑائی ہوئی +

تصویر آنا اُس کی بہن کا اور لڑنا اپنے بھائی سے

اور کہا کہ ہم کوئی چیز پوشیدہ لاتے ہیں - اگر یہ سچ بتاویگا تو یہ بھی سچ ہے اور
نہیں دروغ ہے - یہ کہکر دونوں خاوند جورو چلے گئے - یہ تجربہ راقم نے اسواسطے
لکھا کہ شائقین کو یاد رہے کہ ایسا ہوسکتا ہے - مگر راقم مطلع ہوتا ہے کہ یہ کام
بہتر نہیں ہے - کسی اُستاد کا لڑکا حیدرآباد میں کسی عامل نے پکڑ لیا تھا

اور اُنکو اُٹھانا لڑکے کا مشکل ہوا تہا - اسواسطے یہ امر شائقین کو لازم نہیں ہے

تجربہ دیگر

ایک پیر مرد نے آکے کی یہ تقریر - اِس غرض سے حاضر ہوا ہے خدمت میں فقیر
گزرا جو اخبار پیشِ نظر تو دلچسپ یہی اُس میں یہ خبر - ایک صاحب ہیں یہاں
ایسے صاحب ہنر - کہ معمول اُنکے دیتے ہیں ساری خبر - حالِ ابتدا اور جو گیا ہو
گزر - فوراً بتا دیتے ہیں وہ غور کر - ایک تو مشہور ہے منیر قمر - اور دوسرا ہے
اُسمیں زیر اختر - تیسرا ہے سلطان عالمگیر - علی بخش ہے صاحب او شخصیں
ایک سے ایک زیادہ ہے فزوں - کہاں تک میں تعریف سب کی لکھوں +

تصویر آنا پیر مرد کا اور حال بیان کرنا چاروں معمولوں کا

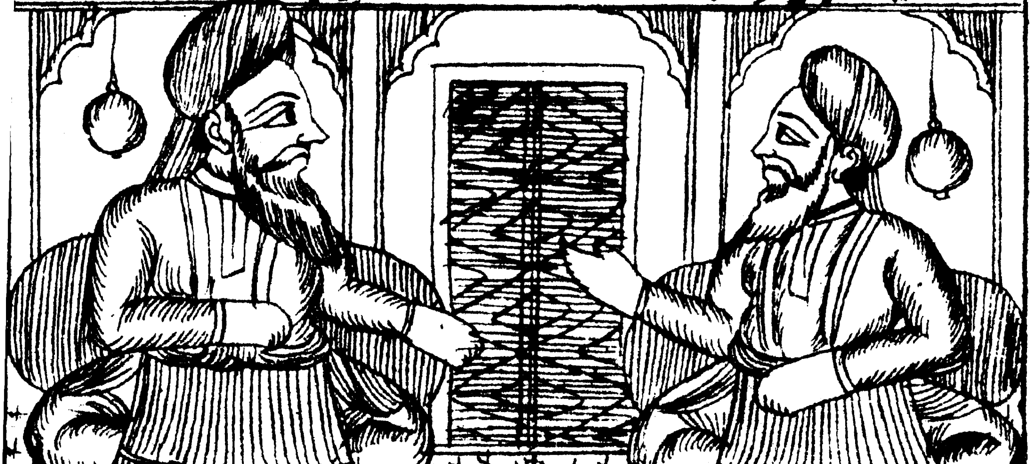

خوبیاں کہاں تک کروں سب کی بیاں - کہ قاصر ہے یہاں پر قلم کی زباں -
شوق کے مارے میں آیا ہوں یہاں - بندہ نوازی کیجیے اے مہرباں -
عمل کے وقت منیر کیونکہ کرتا ہے گفتگو - یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے +

جواب عامل

نہ میں عامل ہوں نہ عامل کے شماروں میں ہوں - صاحبو بندہ خدا کا ہوں
گنہگاروں میں ہوں - گو زنگ ہو چھپتے ہیں کہیں تیغ کے جوہر - خود اپنا
ثنا خواں ہونا یہ عقل سے باہر - جو نخل ثمر دار ہیں جھک جاتے ہیں اکثر -

ہے عجز وہ شے جس سے رضا مند ہے داور +

بخاطر پیر مرد منیر قمر کو عمل پہ بٹھا کر تاثیر نظر سے بیہوش کر دکھانا

تاثیر توجہ کو ذرا مرد ماں دیکھو - صورت النساں سے بنگیا ہے غلمان دیکھو - دیکھکر
حیرت سے پیر و جوان - حق حق کی صدا تھی برزبان - دستِ تعصب ملکر آہ سرد
سب سے کہنے لگا یوں ایک پیر مرد + ٥
شکل انساں میں خدا تھا نہ مجھے معلوم نہ تھا   حق سے نا حق میں جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

تصویر کہنا پیر مرد کا اہل محفل سے

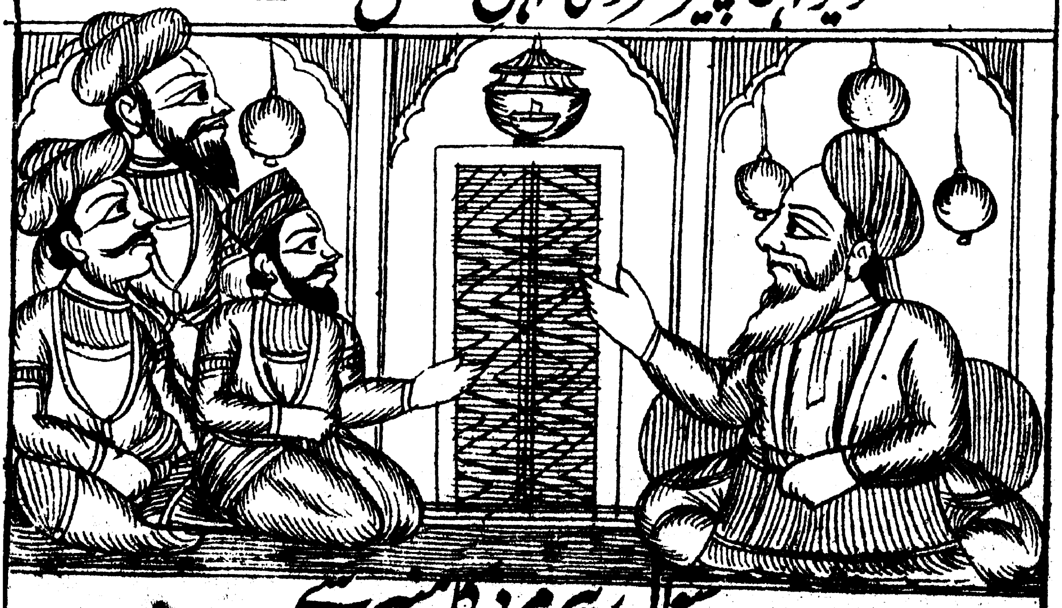

سوال پیر مرد کا منیر سے

خدا کو کہاں دیکھوں ؟ جواب منیر کا - زاہد چلا کعبہ کو دیکھنے خدا - اور برہمن نے

ادھر کا رستہ لیا - خیال اُن دونو کو تو یہ ہوا - اور اختیار اس دیوانے نے یہ مذہب کیا - یار کو میں نے جابجا دیکھا + کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا - یہ جواب سنکر فقیر بہت خوش ہوا - دعا دی اور رخصت ہوا +

تصویر رخصت ہونا پیر مرد کا دعا دیکر

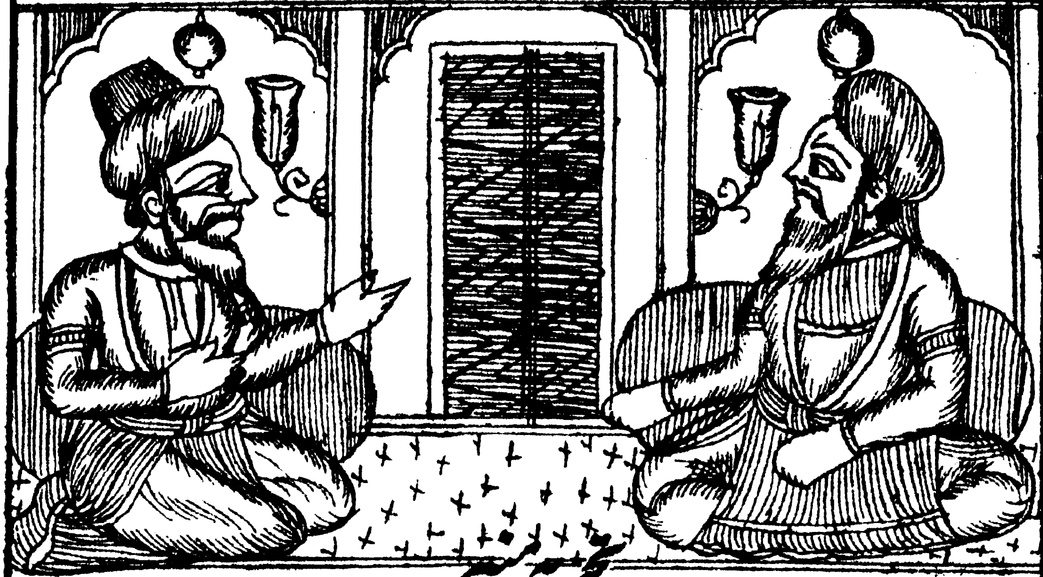

تجربہ منیر

ایک صاحب حافظ حسن سوداگر ساکن بریلی تشریف لائے - اور بیان کیا کہ بندہ کو اخبار دیکھکر نہایت منیر صاحب کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا - کہ میں ایک سوال آپسے کروں اسواسطے بندہ خدمتِ حضور میں حاضر ہو کر عرض رسا ہے کہ بندہ کرکے میری مراد پوری ہو جائے تو نہایت مشکور ہونگا +

تصویر عامل اور حافظ حسن صاحب سوداگر بریلی

کہا - کل دس بجے وقتِ شب یہاں پر تشریف فرما ہوں صاحب میں بھی حاضر ہونگا یہاں پر - ہوویگا وہی جو فرماؤ گے بندہ پرور - دوسرے روز منیر بھی حاضر ہوا - حافظ صاحب بھی تشریف لائے اور توجہ میں بیٹھا - اور جب عمل توجہ کا پورا ہوا تو حافظ صاحب نے ایک کاغذ پر یہ سوال لکھا +

تصویر سوال کرنا حافظ صاحب کا اور جواب دینا عالم بیہوشی میں منیر قمر کا

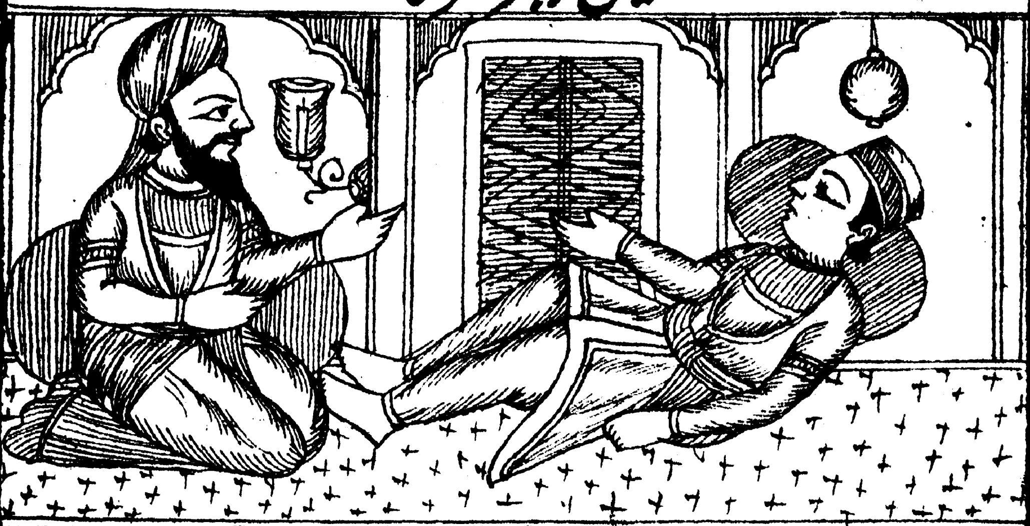

سوال حافظ صاحب

وصالِ خدا چگونہ میسر شود اے روشن ضمیر - اور کہا اسکا جواب زبان مبارک سے فرمایئے

جواب منیر قمر کا

بعد تھوڑی دیر کے یہ شعر حافظ کا منیر قمر نے عالم بیہوشی میں پڑھا ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن از خاص و عام + با مسلماں اللہ اللہ با ہنوداں رام رام

حافظ صاحب نے یہ شعر حسب سوال پایا تو یہ فرمایا - خدا دراز کرے عمر معمول و عامل کی کہ ہم سے غریبوں کو بات بتائی دل کی +

سوال منیر کا عامل سے

ایک دن منیر آکر یوں کہنے لگا وقت عمل میری صورت بدل جاتی ہے کیا اے صاحبِ عمل - اسکا جواب مجھے دیجئے کامل +

تصویر سوال کرنا منیر کا عامل سے اور عامل کا جواب دینا

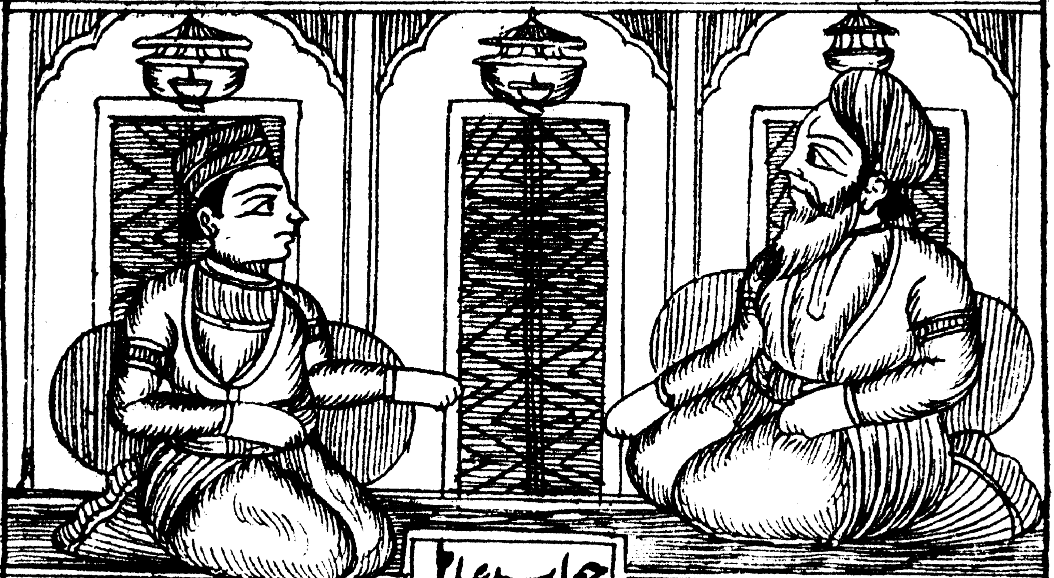

جواب عامل

کیفیت کیا کہوں میں وقت عمل - روبرو بیٹھتا ہے تو دوزانو سنبھل وہ نور حق ہوتا
ہے تیرے چہرہ پر جلوہ گر - کیا طاقت تھی جو بیان کرے اُسکو بغبر - موسےٰ کو غش آیا تھا
جو سر طور پر - وہی تو نور ہے اس رخ پُر نور پر - کس کو طاقت ہے تیری صفت و ثنا کی
ایک ادنی بات ہے تیرے ناخن پا کی - ایک دن ترشوالئے تو نے جو ناخن پا چرخ ایک تیا
ہے انمیں سے اُٹھا - بہر زیارت ہمیں وہی دکھلاتا ہے ماہ نو - تو بس وہی بن بن کے
نظر آتا ہے - مقناطیس کشش بھری ہے ظالم - دیکھ لی تھی کھینچ لیتا ہے تو دل آدم -
چاند نے دیکھی سب بے نقاب تیری صورت - اسی روز سے پیدا ہوا دلپہ داغ حسرت
رخ گلگوں جو گیا کہیں نقاب سے کھل - دیکھا بلبل نے دیئے پھونک وار کے گل
قیس کبھی مجنوں ہوتا عاشق لیلا - دیکھ لیتا جو تیری صورت اونٹے چھیلا - ایک
عشق زلیخا سے یوسف نے شہرت پائی - او جان جہاں تجھ کو تو چاہتی ہے ساری خدائی -
اِس زمانہ میں ہوتی زلیخا اگر - تیرے سامنے ہرگز نہ کرتی یوسف کی قدر - گر دیکھ لیتا
شکل تیری فرہاد - جان شیریں اپنی یوں نہ کرتا برباد - تصویر تیری دیکھ لیتا تو ہوجا
عاشق - نام لیتا نہ کبھی عذرا کا وامق - دیکھ لیوے جو بلبل تیرا غنچہ دہن - رخ نکرے
ہرگز وہ کبھی سوے گلشن - ہوجاتا رخ کو تیرے دیکھ کے دیوانہ - شمع پر ہرگز نہ جلتا پروانہ

ترے کیا چہرہ پہ نور اللہ ہے اللہ - حوریں کہتی ہیں تجکو دیکھ کے صلے اللہ
سُنی اُس نے جب یہ میری گفتگو - کہا عمل کیجیے اب مجھپر شروع +

تصویر راضی ہو کر بیٹھنا منیر قمر کا عمل کے لیئے - دیگر معمول محبوب

پکڑ ہاتھ میں ہاتھ منیر قمر - محبوب پر بیٹھا جما کے نظر - پہلے تو محو ہو کر گرا منیر قمر
پھر گرا زمین پر محبوب اختر - نور حق چہرے پہ ایسا آشکار ہوا - ایک بنا چاند دوسرا
تارا ہوا - چاند تاروں کو کچھ نہیں ہے اثر - بے مثل بنگئے دونو قصہ مختصر

سوال

محبوب سے ایک نے کیا یہ بیاں - حال اسکا تو کہو بھلا لے میاں - وحشت ہے
دل پہ یہ ماجرا کیا ہے - یہ مرض کیا ہے اور اسکی دوا کیا ہے ؟

جواب

محبوب نے دیا سوچکر یہ جواب - سنیئے گوش دل سے لے عالی جناب - زلف
پیچاں میں تو کسی کے پھنسا ہے - شربت وصل اس کی بس ایک دوا ہے
یہ سنکر سائل نے جواب دیا - بخدا راست تیری یہ گفتگو ہے - یہی دل کی حسرت
یہی آرزو ہے +

تصویر محبوب معمول کی

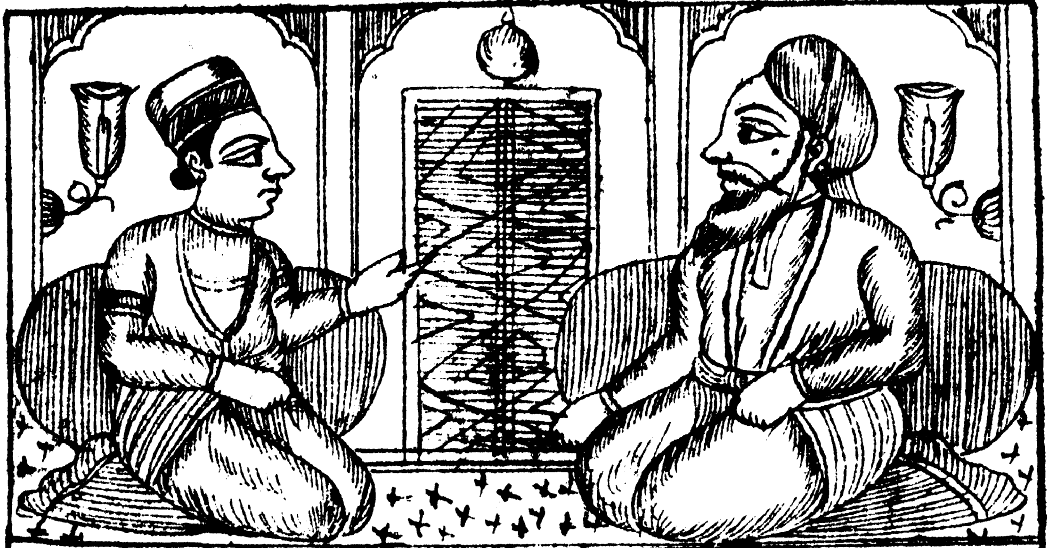

آنا ڈاکٹر صاحب کا اور جمع ہونا فرامشنوں کا واسطے حال سننے
فرامشن کے اور بے ہوش کرنا منیر قمر کو بقاعدۂ مسمریزم کے
اور سوال میز سے

ڈاکٹر نے کیا یہ سوال - حال فرامشن کہو اے خوش خصال - تقریر عامل حال فرامشن
سن لیجے - ذرا طبع رسا پر زور دیجے - منیر پر اعتراض کیجے - جو غنچہ جوانی کو آزمایا ہے
کلی دل کو وا کیجے +

جواب جگر عامل

میری طرف سے اخباروں میں یہ چھاپ دو - حال کہتا ہے فرامشن کبھی منیر کو جواب دیا …

تصویر جمع ہونا فراشتوں کا اور جواب دینا منیر قمر کا

حال کمرۂ اول

پاپوشہای خشک کے ٹکڑے طرح بطرح کے پڑے ہوئے ہیں - اور بہت چرم خشک کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں - اور آدمی وہاں سیاہ شکل اور سیاہ پوش ہیں - اور ایک آواز آتی ہے کہ تم نام خدا کو بھولو اور عقیدہ اس سے اُٹھاؤ - اور کسی سے مدد نہ چاہو - اور رحم نکرو - اور شفقت نکرو - ترس نہ کھاؤ - اور کسی چیز کو حرام نہ جانو - اور عہد کرو یہاں کا حال باہر نہ کہونگا - یہ اقرار کرتے ہیں +

تصویر کمرۂ اول

اعتراض کرنا ٹون صاحب آگرہ والے کا - فرامشن میں جانا منیر قمر کا اور حال لکھنا

سوال ہماری عقل میں نہیں آتا وہاں جانا غیر ممکن ہے - جواب ہزار ہا سوال شایقینوں نے کئے اور اخبار والوں نے پیشینگوئیوں کو دیکھا اور کوئی جواب جھوٹ منیر کی زبان سے نہ نکلا - سبنے تسلیم کیا - ہم اُسکے ایک بیان کو جھوٹ کیونکر سمجھ سکیں +

سوال - منیر تمہارا معمول ہے اِسوجہ سے اُسکی تعریف کرتے ہو - ہم کیونکر یقین کریں - کوئی وجہ ثبوت ایسی دو کہ عقل قبول کرلے + جواب آپ کا کہنا بجا و درست ہے - منیر راقم کا معمول ہے اور تعریف میں اُس کی زیادہ گوئی اسیوجہ سے کرتا ہوں - مگر یہ فرمایئے کہ اخبار میں دہلی والوں نے منیر قمر خطاب دیکر کیوں لکھا اور اجمیر والوں نے منیر آفتاب کرکے کیوں چھاپا - اور آگرہ اور مراد آباد والو نے اُسکو تسلیم کیا +

سوال - اخبار والوں کا ہم اعتبار نہیں کرتے کیونکہ یہ لوگ اُجرت پر کام کرتے ہیں جیسا کہو ویسا چھاپ دیں + جواب - ایک راجہ کندا نام اولاد شاہ کپالیوں میں سے اور نشانی کپالیوں کی اسکی پیشانی پر ہے اور وہ اب تک جیسور میں موجود ہیں

تصویر راجہ کپالی

اور ایام غدر سے پہلے فراموشن ہوا تھا۔ اور جب وہ مکان ٹوٹ گیا (قاعدہ ہے
کہ جب فراموشن ٹوٹ جاتا ہے تو قید و انکے حال بتانے کی جاتی رہتی ہے)۔
تو راجہ بہادر جمن سنگھ جی صاحب الور سے حال فراموشن بیان کیا تھا کہ وہ اتبک
موجود ہیں۔ اور گفتگو منیر کی اور بیان راجہ بہادر جمن سنگھ جی کا کچھ مطابقت
کھاتا ہے + دوسرے ایک شخص فراموشن ہوا تھا اور ایک ناپاک صورت اُسکو
ہر دم دکھائی دیتی تھی جب اُسکی طبیعت اُس سے منحرف ہوئی تو وہ کعبۃ اللہ
شریف اِس ارادہ سے گیا کہ وہاں یہ صورت پلید دور ہو جائیگی۔ مگر وہاں بھی وہ
اُسکے ساتھ رہی۔ لیکن جب تک وہ احرام میں رہتا تھا تو وہ صورت
دور رہتی تھی۔ جب باہر نکلتا تھا۔ تو پھر دکھائی دیتی تھی۔ آخر وہ گھبرا کر
بغداد شریف میں گیا وہاں ایک بزرگ تھے۔ وہ اُسکی صورت دیکھتے ہی پہچان گئے

تصویر فراموشن و بزرگ

کہ یہ فراموشن ہے اُسکو بہت لعنت ملامت کی اور کہا میرے پاس سے چلا جا
لیکن جب اُس نے بہت عاجزی کی اور کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں تو اُن کو
اِس کے حال پر رحم آیا۔ اور پانی دم کرکے پلایا۔ اُسیوقت وہ ناپاک صورت
شیطان صفت اُسکے سامنے سے دور ہو گئی۔ پھر اُنہوں نے چالیس روز
اپنے پاس رکھا۔ اور کچھ وظیفہ پڑھنے کو بتایا اور روز پانی دم کرکے پلایا تو خدا کے

فضل سے اُسکو اس بلا سے نجات ہوگئی۔ پھر اُس نے عام لوگوں کی اطلاع کے لئے وہاں کا تمام حال لکھکر چھپوا دیا۔ کہ اکثر لوگ اس شوق میں کسی سے وہاں کا حال دریافت کریں۔ فرامشن ہونا عمر بھر کے لئے اس بلا میں پھنس جاتے ہیں۔ خیر اس بیان سے ہم یہ ثبوت دیتے ہیں کہ منیر کا بیان بھی اُسکے بیان کے مطابق نکلا۔ اسوقت ہم کو اُس کتاب کا نام معلوم نہیں لیکن انشاءاللہ اُس کتاب کا نام اور اُس شخص کا نام جس نے یہ حال لکھا ہے حصہ دوم میں تحقیق کرکے لکھینگے +

تیسرا ثبوت

اُستادان سابق نے لکھا ہے کہ معمول عامل کے دل میں سے یا جسکا سایہ اُسپر غالب ہوتا ہے اُسکے دل میں سے حال دیکھکر بیان کرتا ہے۔ چنانچہ اسوقت کئی فرامشن موجود تھے۔ شاید اُنکا سایہ معمول پر غالب تھا جو اُس نے وہاں کا حال بیان کیا +

چوتھا ثبوت

علم قیافہ کو اللہ نے بڑا مرتبہ دیا ہے۔ گو اُسوقت فرامشنوں نے اُسکے بیان کا اقرار نہ کیا اور نہ انکار کیا۔ لیکن اُنکے بشرہ اور اُنکی خاموشی سے منیر کی راست گوئی کا پورا ثبوت ہے +

اور ثبوت لیجیگا دل خوش کیجئے گا

ایک کتاب کاشف الاسرار فرامشن میں لکھا ہے اس پر بھی حضراتوں نے ضرور اعتراض کیا ہوگا۔ اور جواب پایا ہوگا۔ بندے نے قلمبند نہیں کیا غالباً یقین اُس کو ملاحظہ کرلیں +

تصویر بیان کرنا منیر کا فرامشنوں کے روبرو

اور تصویر کھینچنا مصور کا

جواب بیان راجہ جمن سنگہ صاحب بہادر

جب منیر نے فراشن کا حال بیان کیا تو اُسوقت مہاراجہ جمن سنگہ نے تمام حاضرین مجلس کے روبرو بیان کیا کہ منیر باریک بین نازک خیال ہے ۔ اعتراض کیونکر کرے یہ کس کی مجال ہے ۔ اُسوقت تمام حاضرین جلسہ راجہ صاحب کی یہ بات سنکر منیر کی صدق گوئی کی تصدیق کرنے لگے +

تصویر مہاراجہ جمن سنگہ بہادر - و منیر وراقم وحاضرین جلسہ
اور فراشنوں کی

حال کمرۂ پنجم

آدمی کالے منہ اور بدشکل کھڑے ہیں اور ایک لٹکا ہوا ہے۔ اور اسکے سر پر سینگ ہیں۔ اور بازو پر پر ہیں۔ اور آنکھیں مثل مشعل کے روشن ہیں۔ اور وہ سب آدمی کہتے ہیں کہ تو فراموش ہوگیا ہے۔ اس تصویر کے قدم چوم اور کمرۂ دیگر میں یہاں سے جا +

تصویر کمرۂ پنجم

حال کمرۂ ششم

ایک شیطان کی شکل کرسی پر بیٹھا ہے۔ اور ایک کرسی خالی پڑی ہے اور فراموشن ہونیوالے کو بٹھاتا ہے اور کچھ پڑھتا ہے۔ دو شکلیں بہت بڑی صورت کی زمین میں سے پیدا ہوتی ہیں اور ہاتھ میں ننگی تلوار ہوتی ہے۔ وہ دونو کندھوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور

وہ جو کرسی پر بیٹھا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ یہ دو نو تیرے اُوپر مقرر کئے گئے ہیں۔ اگر کچھ کہیگا تو یہ تجکو مار ڈالینگے۔ اور کمرۂ دوم میں ڈالا جائیگا۔ جا فرامشن ہوگیا۔ پھر سب غائب ہوگئے۔ وہ دو نو جو کندھوں پر تھے وہی موجود رہے +

تصویر کمرۂ ششم

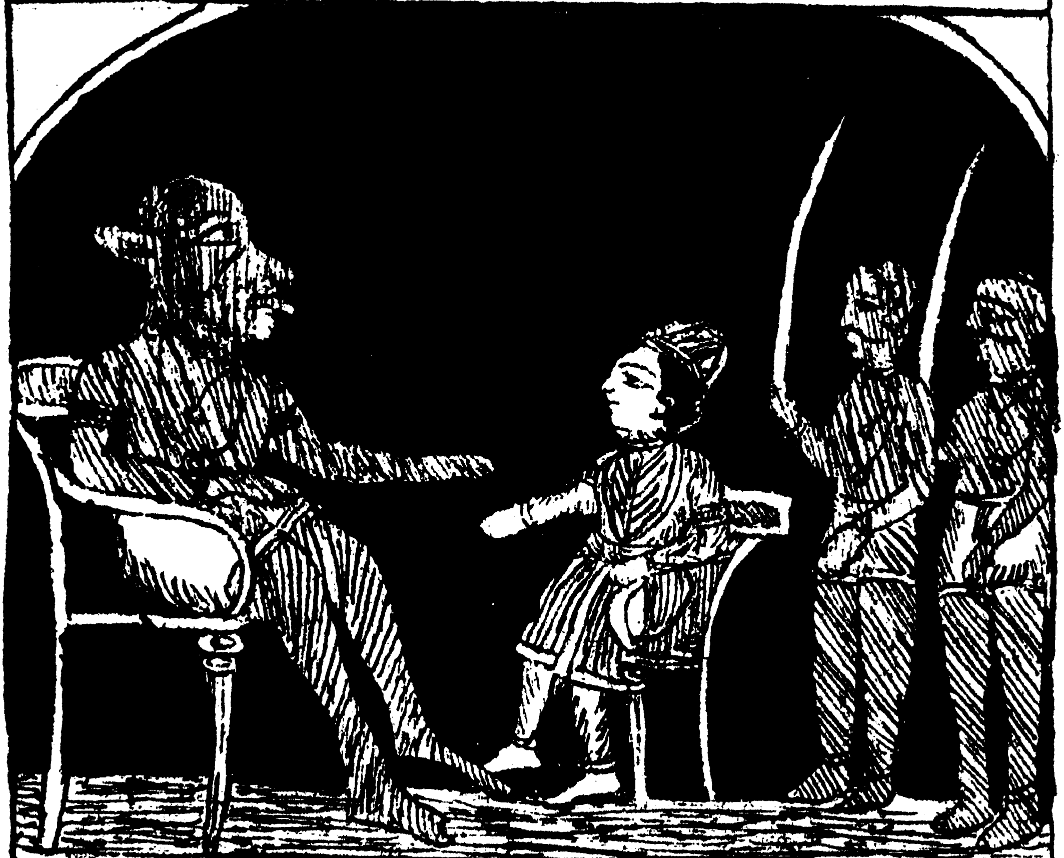

تجربۂ علی بخش

پہلے لکھ نام خدا تو اے قلم ۔ پھر نئے معمول کا بیاں کر رقم + شروع نام اُسکے الٰہدکا نام ہے ۔ اسی باعث اسکی محبت تمام ہے + نہایت حسین اور صاحب جمال ہے برس پندرہ یا کہ سولہ کا سال + گندمی رنگ اور خنداں جبین اور ہلکا بدن کا وہ نازنین + نرگسی چشم اور رخساروں پہ چمک ۔ کمان ابرو اور تیر سے مبدھی پلک + باریک لب ہیں اور غنچہ دہن ۔ الماس دنداں اور شیریں سخن + دلنشیں

عیاں شوخی اور باتوں سے شرارت - مزاج آتشی ہے اور اُسپر جوانی کی حرارت +
بنظر غور جو اُسکو دیکھے مالی - کہے سر سے پاتلک ہے یہ لاثانی + بتاؤں میں اب تم کو
اُسکا نام - اللہ بخش وہ ہے مشہور خاص و عام + تن تندرست اور خون کا ہلکا -
اس معمول کو ہوا ایک نیا ملکا + گھر سے یہاں آیا وہ بشوق عمل - یہاں آکر کہا
کہ میری گئی طاقت نکل + غرض ایک وزر اُسکو یوں عمل پر بٹھایا - ملا عطر خوب اور
ہار پھولوں کا پنہایا + رکھا روبرو ایک گلاس پانی کا بھر کر - اور آپ بھی بیٹھا روبرو
اُسکے برابر + چار منٹ میں اُسکا یہ حال ہوا - گویا پیشانی پر روشن ایک لعل ہوا +
پھیلکے بنگئی ایک ساری صورت - سب کو نظر آنے لگی شانِ قدرت + مدہوش ہو کے
گرا یوں وہ زمین پر - کھینچ کے ڈالا مجکو بھی اپنے برابر + اُٹھا چار منٹ میں اور کہا
اے حضرت - میں ہوا مدہوش تو آپکو ہوئی غفلت + پھر لگا کہنے وہ ازراہ شرارت -
گر آپکا وہ معجزہ تھا تو تھی یہ میری کرامت + رخصت دو مجکو میں جاؤں اپنے گھر -
حکم ہو جسوقت اُسی وقت میں ہوں حاضر +

یہ تصویر اُس وقت کی ہے جس وقت دونو مدہوش ہوئے تھے

جواب عامل

وقت شب تم یہاں پہ آنا ضرور - نہو فرق ہرگز اے باشعور + وہ رخصت ہوکے
پہنچا ہوگا اپنے مکان - کہ اتنے میں آئے پاس میرے ایک مہربان + پے تذکرہ کرنے
یہ ذکر آیا - آج نیا حال ایک معمول سے ہم نے پایا + رُخ کئے ہوئے اُسکے مکان کا
بیٹھا تھا اپنے مکاں پر خیال آیا بیٹھا تصور جما کر + وقت شب آیا اور کہا کہ اے
حضرت - یکایک عمل سے زیادہ ہوئی میری حالت + جو پوچھا وقت تو وہی وقت
بتایا - کہ جس ساعت تصور بیٹھکر ہم نے جمایا + تعجب آیا اور کہا پھر کرونگا عمل -
اسکی خبر راست دیجیو تو مجکو کل + فرق اسمیں نہو ایک پل کا ذرا - گھڑی لیجا میرے
پاس سے لے دلربا + گھڑی کو گھنٹہ سے ملا کر - کہا لیجا خوشی سے تو اپنے گھر +

یہ تصویر اُس وقت کی ہے جب معمول اپنے مکان پر بیہوش ہوا

گیا گھڑی لیکر وہ اپنے مکان - میں بارہ بجے تب بیٹھا پے امتحان + ایک بجے
تک عمل کیا یوں تصور کو جما کر - رُخ کئے بیٹھا رہا اُسکے مکاں کا اپنے مکاں پر +
وہ فجر کے وقت آیا اور کیا یہ بیان - عرض میری سنئے اے شاہ جہاں + شب کو بارہ بجے
گئے تھے چار پل - یکایک گئی خواب سے میری آنکھ کھل + نمایاں ہوئے مجھ پر سارے

آمادۂ عمل - میں بیٹھا پلنگ پر دو زانو سنبھل +

یہ تصویر اُس وقت کی ہے جب عامل اپنے مکان پر بیٹھا بیہوش ہوا

دست و پا سرد ہوئے اور جاتا رہا ہوش - ایک گھنٹہ حال دنیا سے ہا میں فراموش +

جواب عامل

اُسی وقت میں نے کیا تھا تجربۂ عمل - فرق آئیں نہیں ÷ ذرا ایک پل + خدا دے دوربینی اور اس چشم تصور کو - کیا محو اتنی دور سے اپنے احقر کو + ملکا تھا ایک بات کا پتہ سکو دو کر دیکھتا تھا کسی کو وہ کرکے غور + فوراً بتاتا تھا وہ باشعور - کیسا عامل یا معمول ہے ضرور یوں بتاتا تھا وہ دیکھکے فوراً - جیسے جانتا ہے فرامشن کو فرامشن +

تجربہ منیر پیشین گو کے جواب میں

خبر جو سفیر ہند اخبار میں کسی پیشین گو نے لکھی تھی کہ روس تیرہ ماہ میں ہند میں آجائیگا چند صاحبوں کے کہنے سے منیر کو بیہوش کرکے جو دریافت کیا تو یہ کہا سفیر ہند نکلا جو زیر نظر - تو اُسمیں لکھی تھی پیش گو کی خبر - آپ بھی دیکھیے کیا کہتا ہے

منیر قمر + یہ تھے پیشین گویوں میں نامور - مہر درخشاں جو نکلا آسمان پر
آکے منیر بھی مقابل ہوا جلوہ گر +

تصویر منیر کی مقابل آکر بیٹھنا

بیٹھکر عمل میں جو ہوا بے خبر - تو پھر گویا ہوا یوں منیر نامور + یہ تو علم توجہ
میں نہیں ہے بہرہ ور - منجم ہے نجوم سے دیتا ہے بے خبر + ناحق رکھا صاحب
اُسکو قید کر - ستارہ کی نحوست سے یہ کہتا ہے خبر - حساب میں جو پورا حساب آیا اُتر -
کو راست گو سب میں کہا یا بشر + دعوے کرتا ہے غلط اسمیں سراسر - خدا کے
گھر کی تو خدا کو ہے خبر + یہ جو کہتا ہے تیرہ ماہ کی قید کر - روس آوے ہند میں
با کر و فر + مہینوں کا ابھی کیا ہے اسمیں ذکر + برسوں میں آتا ہے پیمانہ آتا ہے
دشوار تو + یہ امید مجکو نہیں آتا نظر - بڑھاوے سرحد ہند میں کچھ مگر - کرے شاہ جو
دار فنا سے سفر - جب قابض ہو ہند پر شاہ دگر - کچھ حصر نہیں ہے سال و سال تک
ظہور اسکا ہے ذرا دشوار تر - میری راست گوئی سے حاصل ہوا یہ ثمر - پیشینگوئیوں
میں کہایا منیر قمر - اگر پوچھے کوئی صاحب جلیل القدر - ایک شرط ہے کہوں ماہ اور
دن سوچکر - بتاؤں ایسا ہو فرق جسمیں ذرا - عنایت سے استاد کی لفضل خدا - یادگار رہے

سخن میرا درجہاں قائم رہے جب تک زمین و آسماں +

تصویر حافظ عبدالحمید اور راقم کی

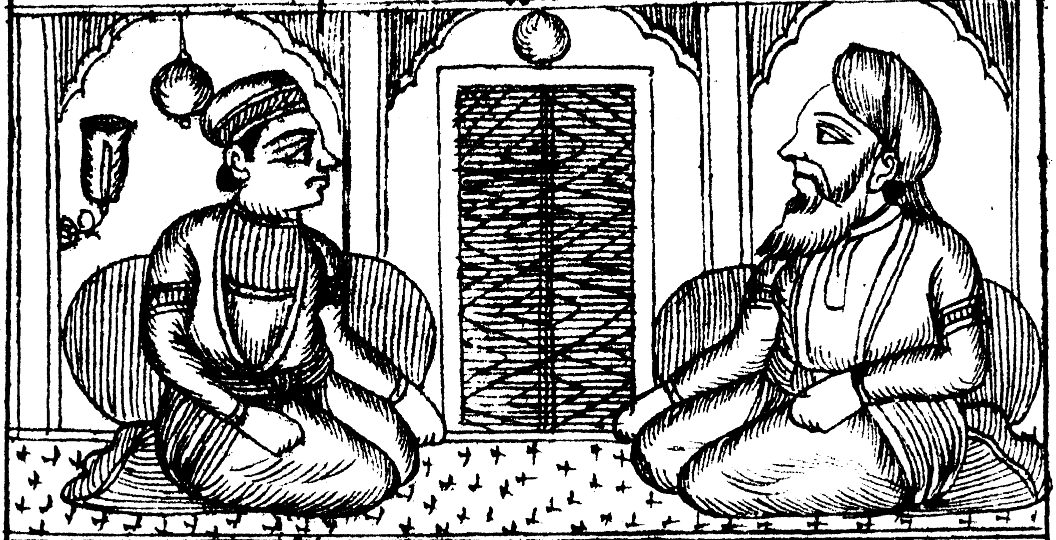

ایک دن حافظ عبدالحمید شاگرد رشید آنحریوں فرمانے لگے کہ ایک دو سوال اس عاصی کے ہیں - ان کو حل کر دیجئے - سوال یہ ہیں +

سوال پہلا

توجہ تنہا کو دینی چاہئے یا چند مریضوں کو ایک جگہ شامل کرکے دینی چاہئے +

سوال دوسرا

اس علم کو پوشیدگی سے کرنا چاہئے یا عام لوگوں میں مشتہر کرکے ؟

جواب

بھائی تم جب سوال کرتے ہو ایسے ہی کرتے ہو - عقل سے بالکل تمکو تو بہرہ نہیں ہم کہتے ہیں کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو کہ توجہ تنہا کو دیں یا چند مریضوں کو - تم یہ خیال کرتے ہو کہ اگر تم نے ایک ہی مریض کو توجہ دی ایک گھنٹہ تک - علی ہذا القیاس سب کو اسی طرح ایک ایک گھنٹہ دی تو دن بھی تمام ہوگیا اور مریض بھی باقی رہگئے تمہارا کام ہرج ہوا - مریضوں نے بددعا دی اور ایک ہی کو دیر چکے ہو رہے تو اور نا امید گئے - میری رائے میں تو یہ بات آتی ہے کہ جسقدر مریض ہوں ایک کو سب کو بٹھا کر توجہ دینی چاہئے - کیونکہ مریضوں کو دقت نہو اور تمہارے کام کا بھی

ہرج نہو۔ خیال کرو جب کہ سورج نکلتا ہے تمام چیزوں کو روشنی یکساں دیتا ہے علیٰ ہذا القیاس ایسا ہی حال اُس علم سلب امراض کا ہے۔ اگر ایک کو دوگے تو وہی روشنی اُسپر ہوگی اور اگر سب کو دوگے تو وہی روشنی اُن سب کو شامل ہوگی۔ بہت مریضوں کو توجہ دوگے تو تم کو ثواب زیادہ ہوگا اور تمہارا کچھ ہرج بھی نہوگا +

سوال حافظ عبد الحمید کا

اچھا جناب آپ جو یہ فرماتے ہیں کہ وہی روشنی سب مریضوں کو شامل ہوجائیگی تو اس بیان سے معلوم ہوا کہ اگر تنہا کو دیں تو بہت بہتر ہے کیونکہ وہ تمام روشنی یا نور جب ایک ہی کے حصہ میں آجائیگا تو اُسکو بہت جلدی آرام ہوگا +
فرض کیجے کہ بخار کی دوا ہے اور وہ ایک مریض کو کافی ہوسکتی ہے۔ اگر ہم وہ دوا کئی مریضوں میں تقسیم کرینگے تو ظاہر ہے کہ اُنکو تھوڑا تھوڑا آرام ہوگا +

جواب۔ میاں تم جان بوجھ کے کیسی جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ ذرا سمجھو تو سہی تم نے جو دوا سے مثال دی ہے۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ یہ نور حق ہے کہاں دوا کہاں یہ نور ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ جو اپنا جلدی اثر یہ کریگا وہ دوا کیا کریگی۔ اور دوسرے یہ کہ ہم پہلے ہی آفتاب کی روشنی کی مثال دے چکے ہیں۔ اُسکی روشنی کم و بیش نہیں ہوسکتی +

دوسرے سوال کا جواب

تم جو کہتے ہو کہ اسے پوشیدہ کرنا لازم ہے یا مشتہر کرکے ؟

جواب۔ بھائی اگر اس علم کو چھپا کریں تو ایسا علم متبرک دنیا سے معدوم ہوجائے۔ کیونکہ پہلے استاد اسکو چھپاتے ہی چلے آئے۔ اور اس علم کو سینہ بسینہ رکھا۔ اسی وجہ سے بہ نسبت پہلے کے یہ بہت کم ہوگیا۔ اگر اسی

طرح کریں تو رفتہ رفتہ اِس کا چرچا بالکل کم ہو جائیگا۔ اور دوسرے یہ کہ اگر اسکو پوشیدہ ہی ہیں کریں تو مریضوں کو کیونکر خبر ہوگی۔ اور جب مریضوں کو شفا نہوئی تو تم مستحق ثواب کے کیونکر ہو گے۔ دونو محروم رہے +

سوال

آپ تو میرے استاد ہیں آپ کا جو مزاج چاہے وہ مجھے کہہ لیجئے کچھ عیب کی بات نہیں لیکن جب تک میری تشفی پوری نہو جائیگی تو میں کبھی نہ مانونگا کیونکہ مثل مشہور ہے کہ بے اِمتحاں بغیر تو بہ آپکا غلام + قائل نہیں ہے قبلہ کسی شیخ وشاب کا + ایک کتاب مسمی بہ طب روحانی جو میری نظر سے گزری کہ اسکے مصنف بہت بزرگ اور متقی ہیں۔ اُنہوں نے تو آپ کے فرمانے کے برعکس لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس علم کو پوشیدہ کرنا چاہیئے اور مریض تہہ دل سے توجہ دینی چاہیئے اور آپ یوں فرماتے ہیں + اور وہ بزرگ ہیں اُنکی جناب میں بھی مَیں دروغگوئی کی بےادبی نہیں کر سکتا۔ میری تو جب تک تسلی نہو گی میں عرض کیئے ہی جاؤنگا +

جواب

بھائی تم تو مجھ سے ایسی ہی دلیلیں کرتے ہو۔ مَیں تو ایسا ناچیز ہوں کہ اُن بزرگ کی جن کا تم نے حوالہ دیا ہے اُنکی شاگردوں کے برابر بھی نہیں۔ اور میں تم سے پہلے کئی بار کہہ چکا ہوں کہ خطائے بزرگاں گرفتن خطاست + تم اپنی جولانی طبع سے نہیں مانتے اعتراض کیئے ہی جاتے ہو +

وہ تو ایسے بزرگ اور متقی لوگ ہیں کہ چند طریقوں کے حوالے مَیں نے اُن کی کتاب سے لیئے ہیں۔ اُنکے یہ لکھنے کا یہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یہ امر اُنکے خیالِ مبارک میں نہ آیا ہو یا بوجہ ضعیفی کے سہواً لکھا ہو۔ کیونکہ الانسان مرکب

مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ اور وہ جو لکھتے ہیں کہ تنہا کو توجہ دینی چاہیئے تو اسکا یہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی اپنی کتاب میں لکھ چکے ہیں کہ مَیں نہ کوئی جاگیر رکھتا ہوں نہ میری کہیں سے تنخواہ ہے نہ اور کچھ آمدنی ہے۔ مَیں طرح طرح کے فکروں میں مبتلا ہوں" اور یہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کی دلجمعی نہیں ہوتی تو سب کی طرف توجہ یکساں ہوتی تو درکنار ایک کی طرف بھی مشکل سے ہوتی ہے۔ اور یہ باعث ہوگا کہ یہ کتاب اُنہوں نے حالتِ ضعیفی میں لکھی ہے تو شاید دماغ کمزور ہوگیا ہوگا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب کئی شخصوں کو توجہ دیجائیگی تو بہت زور پڑیگا۔ اِسوجہ سے اُنہوں نے تنہا کے لئے لکھا۔ یہ بات کوئی اعتراض کرنے کے قابل نہیں تم ناحق اعتراض کرتے ہو۔ مَیں نے اکثر سُنا ہے کہ جس نے اُنکی کتاب پر عمل کیا اکثر مریضوں کو فائدہ ہوا +

تجربہ عبدالرحمن زود اثری کا بیان

ایک دن ایک بیمار گٹھیا کا تمام بدن میں درد لبشدت تمام کہ طاقت چلنے کی کم رکھتا تھا اور دوسرا یہ طرہ کہ بخار صاحب بھی اس دھوم سے تشریف لائے کہ طاقتِ رفتار بھی نہیں رہی آنکر یہ بیان کیا کہ عرصہٗ پندرہ یوم سے یہ حالت ہے اور بندہ نہایت ناچار ہوکر خدمتِ عالی میں حاضر ہوا ہے یا کوئی دوا یا توجہ سے اگر یہ مرض جانکاہ دور ہوجائے تو نہایت بندہ نوازی ہوگی۔ اور جناب کو اسکا اجر عظیم خداوند کریم عطا فرمائیگا +

جواب

خداوند عالم کو یاد رکھو اگر منظور ہے اور اس بیماری کا وقت بھی آگیا ہے تو خدا کے نزدیک یہ امر کچھ مشکل نہیں ہے فوراً آرام ہوجاویگا۔ قدرتِ حق تھی

اور بیماری کا جاتا تھا عبدالرحمن شاگرد عاصی بھی موجود تھا اور چند صاحب اور بھی تھے۔ عاصی نے شاگرد مذکور کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ عمل میں تو بہت زود اثری کرتے ہیں آج اس مریض کا درد توسل کریں دیکھیں آپکی زود اثری +

جواب۔ آجتک میں نے کبھی کیا نہیں یہ بندہ کیا جانے۔ تب میں نے کہا کہ ہم اس کا قاعدہ بتاتے ہیں تم کر دکھاؤ۔ کہا بہتر۔ سب قاعدے بتاکر مریض کو سامنے بٹھلا کر چلا آیا۔ پہلے ہی کر کے بیٹھا بسم اللہ ایک گھنٹے میں درد کیا فنافی اللہ۔ مریض نے ہزاروں دعائیں دیں اور دیکھنے والوں نے یہ بیان کیا یہ جادو حسیتم ہے اول میں اسکا یہ حال ہے اگر کثرت ہو جائیگی تو کیا غضب کریگا۔ خوشی باخوشی مریض اپنے پیروں سے روانہ ہوا +

تصویر عامل و معمول

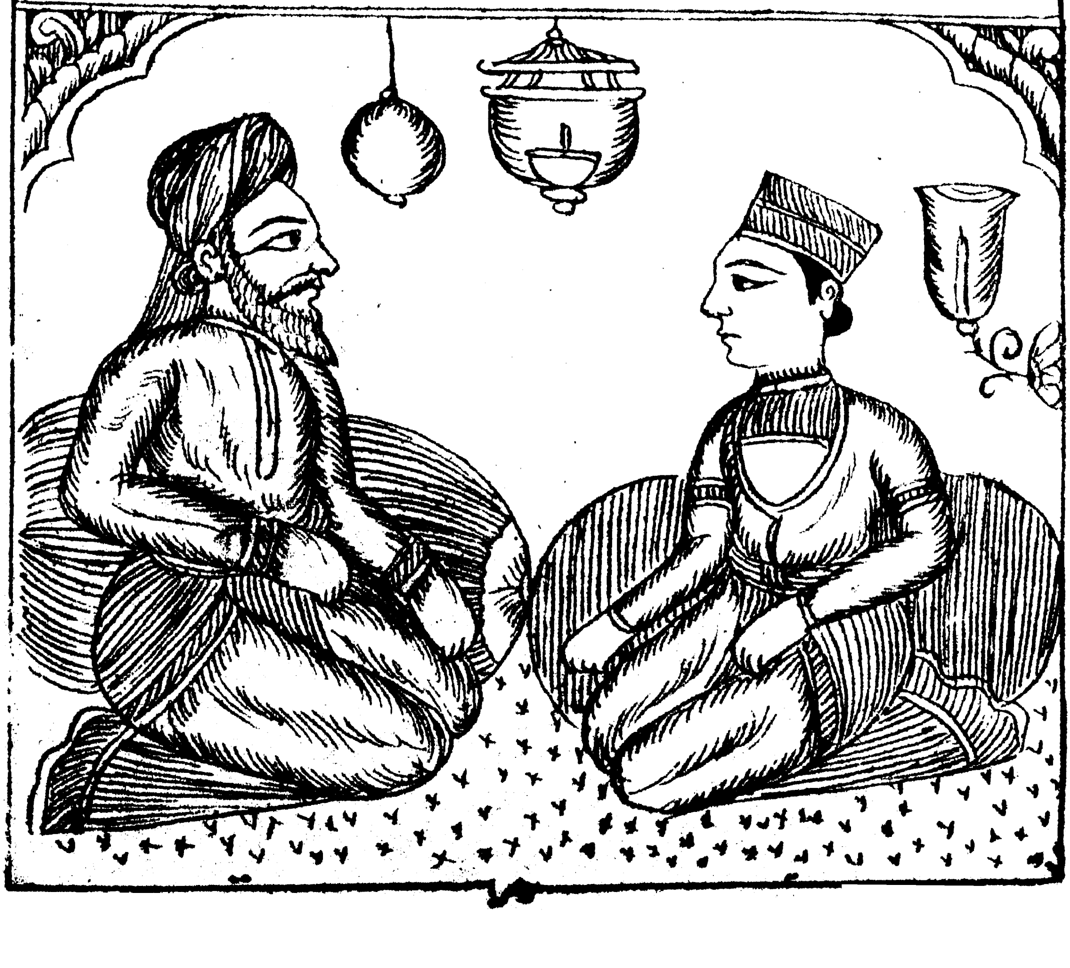

مختصر فہرست کتبخانہ رائے بھوانی پرشاد و گردہاری لال واقع شہر دہلی دریبہ کلاں

نام کتاب	قیمت
بوستان خیال جلد اول	حبہ
فسانہ شیریں	۹
فسانہ گلشن نظم	۷/
قصہ ممتاز	عہ
گلدستہ حکایت	۷/
قصہ ٹھگ حصہ اول	۱۰/
قصہ تاج کا منیا سے	۷/
قصہ طوطا مینا اردو	۹
قصہ طوطا مینا ناگری حصہ اول	۱۰/
قصہ طوطا مینا حصہ دوم	۱۰/
ایضاً حصہ سوم و چہارم	۱ روپیہ
حصہ پنجم	۴/
حصہ ششم وصال یار	۳/
حصہ ہفتم نہال یار	۱/
مسدس حیرت کامل	عہ
بھگت لیلا	۴/
سادھو سما چار	۱ہر
گلستان ناگری	عہ
بشن بھگتی اردو	۳/
تذکرۃ الفقرا	۲/
خلاصہ دھرم شاستر مع محصول۔	عہ
مجموعۂ کاغذات کار روائی	سہر
دیوان امانت	۸/
آئینۂ جمال	۸/

نام کتاب	قیمت
علاج النسیان	۱عہ
مقامات امام ربانی	۸/
دوربین عالم	۱۲/
اعجاز احمدی المعروف بہ نقش آسمانی۔	۲/
انصاف عربی مترجم	۸/
ایکٹ ۹ سنہ جانشینی	عہر
برکھارت اردو	۱/
پھولوں کی سیر مع تصاویر	۵/
جمع دکاکین	۴/
ترجمہ پیارے چرن سرکار	عہ
ہر چہار حصص	۷/
جواہر بدیع فارسی	۱/
رسالہ گات اردو حصہ اول	۷/
ایضاً حصہ دوم	۱/

رسالہ کبوتر بازی

مع تصاویر اس کتاب میں کبوتر بازی اور اسکے مرض کی تشخیص اور امراض کا علاج درج ہے

نام کتاب	قیمت
سانگ اوکھا	۲/
سلاسل مخزنیہ	۳/
قرابادین سلطانی وید ک	۲/
انوار ایمان	۳/
انشائے بہار بے خزان	۲/

نام کتاب	قیمت
مقصد پٹواریان	۰/
کلید حکمت رسالہ نبض	۲/
گیان پچیسی ناگری	۱/
لاونی اردو وطرہ کامل مصنفہ چونامل صاحب	۱۲/
محبوب نامہ فارسی	۰/
مفتاح الجنان اردو کامل	۱۱/
مجربات ہندی ٹوٹک	۲/
اسرار الہنود	۱/
رسالہ مشکل کشا	۴/
انیس الارواح فارسی	۱/
انشائے خلیفہ	۱/
ترجمہ انواع الجواہر	۲/
بہار بوستان یعنے شرح ٹیک چند بہار	۴/
کنتی مارک	۵/
نقشہ رنگین پنجاب	۲/
چراغ معرفت اردو	۱/
چراغ معرفت ناگری	۱/
حدائق البلاغت فارسی	۸/
دلائل الخیرات مترجم	۵/
رسالہ تیراکی معہ نقشہ	۱/
بحر طلسم	۱/
بشارت محمدی	۵/
بارہ ماسہ اردو	۷/

نام کتاب	قیمت
سحر الہنود	۱/
سحر بابل اردو	۲/
پاٹھوا پکار سٹیک ہندی	۲/
شام سگائی	۰/
قصہ مہتاب بیگم	۹
کلید حساب حصہ دوم	۱۰/
کلیات قلق	۱۴/
گلزار ترنم	۴/
مخزن المضامین	۲/

اشتہار سیر نابالغ

اس ناول کا کچھ حصہ اودھ پنچ میں بھی طبع ہو چکا ہے مگر نہایت عجیب و غریب قصہ ہے قیمت ۸/

اشتہار الف لیلہ اردو

الف لیلہ اردو حیرت یہ نئی ڈھنگ کی الف لیلہ بطریق ناول ہے جسمیں محاورہ یعنے روز مرہ دہلی کوٹ کوٹ کر بھرا ہے اور تصاویر میں بغدادیوں کے خال و خط کا سچا نقشہ کھینچا ہے اور دوسری اسمیں نئی بات یہ ہے کہ سب الف لیلاؤں سے اکتیس قصہ زیادہ ہیں جو اور مترجموں کو نہیں ملے۔
قیمت بہت کم یعنے صرف ۲ روپے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
آرایش خلوت	۲ر	آرایش محفل	۰۳ر	مشق نستعلیق اول	۱/ر
بیاض عشاق	۵ر	رسالہ جواہر التعبیر	۱ر	مشق نستعلیق حصہ دوم	۱ر
اعجاز عیسوی	۲ر	مجموعۂ سبحہ توجیہ	۱ر	معالجات مجربہ	۴ر
اعجاز محمدی	۲ر	شفائی الامراض	۱۴ر	مفردات رزاقی	۲ر
آفتاب داغ	۱۱ر	شمس الرمل	۹ر	مکتی مارک	۵ر
اکسیر الصبیان	۰۲	صورت اجتماں حصہ اول	۱۲ر	مولود شہید	۰۳
تعزیرات ہند	۶ر	فریاد ہند	۲ر	محبوب الرمل	۱۱ر
انصاف عرب	۸ر	فضائے چمنستان	۵ر	میلاد شیخ برحق	۲ر
باغ بہار	۰۴	خلولوجی	۳ر	میدان الرمل	۶ر
بحر سخاوت	۱/ر	قصہ احمد جامی فارسی	۱ر	نصیحت المسلمین	۱/ر
تالیف شریفی	۱۰ر	قصہ فخر تجار	۲ر	نقشہ پنجاب و ہندوستان	قی ۲ر
بستان حکمت	۱۰ر	تفسیر عزیزی	۲ر	نقشہ مکہ و مدینہ معظمہ فیصد	عہ
بہار دانش اردو	۸ر	فریاد داغ	۰۲	میزان الصرف	۲ر
بھگوت گیتا اردو	۰۴ر	گلستان پرقلم واضح	۶ر	نیر اعظم	۲ر
بیرل نامہ کامل اردو	۰۲	گیتا آنند گری اردو	۱۵ر	وظیفہ اکریا	۰۴
تحفۂ اکبر	۳ر	لب لباب	۰۲ر		
تشریح الاجسام	۸ر	لاگ بازی اول و دوم	۰۴ر		
جواہر خمسہ	۵ر	مبادی الحساب حصہ اول	۱ر		
چمن بے نظیر	۵ر	ایضاً حصہ دوم	۲ر		
دیوان حافظ	۱۰ر	مجموعہ پنج رسائل	۳ر		
رامائن تاگری معہ کوش جدید	عہ	مجموعہ پاکٹ بک	۸ر		
رامائن صاحب رام	۵ر	مجموعہ التصوف	۲ر		
منطق کی پہلی کتاب	۲/ر	تحقیق المرام	۱ر		
مذاق سخن	۱۰ر	عصمت الانبیا	۱ر		
رسالہ نرگاوان معہ تصویر	۶ر	رکن اسلام	۲ر		
دیوان التصویر	۴ر	طلسم بنگالہ کامل	۶ر		

علاوہ انکے ہر قسم کی کتب مطبوعہ دہلی
میرٹھ آگرہ و منشی نولکشور صاحب و بمبئی و
لاہور وغیرہ اس کتب خانہ سے مل سکتی ہیں
صاحب فرمایش کا کارڈ پہنچنے پر بذریعہ
ویلیو پے ایبل تعمیل ہو سکتی ہے علاوہ
[illegible]
گوٹہ و پارچہ وغیرہ دیگر اشیا طلب فرمائیں تو
انکی تعمیل بھی روپیہ پہنچنے پر ہو سکتی ہے آڈر
فیصدی پچاس سے کم پر دو روپیہ اور ساٹھ روپیہ سے
زاید کی فرمایش پر ایک روپیہ
المشتہر ... بھوانی پرشاد و گردھر لال

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ و مجلس انتظامی ایک وقت میں پانچ کتابیں ایک ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۲۔ [illegible] جامعہ و [illegible] پانچ کتابیں ایک ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۳۔ [illegible] دو کتابیں بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے۔ ال ال بی و تحقیقاتی طلبا [illegible] اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۴۔ [illegible] کتابیں [illegible] واپس نہ ہوں تو [illegible] جرمانہ لیا جائیگا۔

۵۔ [illegible] کتاب [illegible] کا لانا لازم ہے۔

۶۔ [illegible] کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible]

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا [illegible] نہیں [illegible]

۸۔ [illegible] نسخے اور حوالے کی کتابیں [illegible] نہ دی جائینگی فقط